عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۳۷ | ۱۴ تا ۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۱۸ء | شمارہ ۴۴

آسیہ ملعونہ کی رہائی پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی احتجاجی تحریک

بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیجیے

فتنہ قادیانیت

پس منظر و پیش منظر

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

شوہر کی جائیداد سے بیوہ کو محروم نہیں کیا جاسکتا

س:...... ہم سات بھائی ہیں، والدہ کے انتقال کو تیرہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے، ہمارے والد صاحب نے والدہ کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کر لی تھی، مگر وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتی تھیں۔ والد صاحب کا وہاں آنا جانا تھا۔ تقریباً پانچ سال سے وہ مسلسل ہمارے ساتھ تھے ان کا وہاں جانا ختم ہو گیا تھا۔ اس دوران والد صاحب بہت بیمار رہتے تھے، پھر ان کی دوسری بیگم نے کوئی رابطہ نہیں کیا اور نہ وہ ہمارے گھر آتی تھیں۔ والد صاحب سے ان کی کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ ہمارے والد صاحب ایک ماہ پہلے انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی دوسری بیگم اب جائیداد میں حصہ دار بن رہی ہیں اور وہ ہمیں تنگ کر رہی ہیں اور جائیداد کا آدھا حصہ مانگ رہی ہیں، جبکہ والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی ہم بیٹوں سے ذکر بھی کیا تھا کہ ان کی دوسری بیگم کا اس مکان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

برائے مہربانی آپ اس معاملے میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

ج:...... صورتِ مسؤلہ میں آپ کے والد مرحوم کی تمام جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں ان کی بیوہ شرعاً آٹھویں حصہ کی حق دار ہوں گی۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ کرنا ان کے لئے درست نہیں ہے اور آپ لوگ بھی ان کا حصہ دینے کے پابند ہیں۔ والد صاحب کے یہ کہنے سے کہ ”ان کی زوجہ کا مکان میں کوئی حصہ نہیں ہے“ وہ اپنے حصہ سے محروم نہیں ہوں گی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے اور کوئی وارث اپنے حصہ سے محروم نہیں ہوتا۔

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کو نیند میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جاتی ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ آیا یہ خواب سچا ہوتا ہے یا اس میں بھی شک و شبہ کی بات ہوتی ہے؟

ج:...... خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا ممکن ہے، اگر کسی مسلمان نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو یقیناً اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا تو اس کا یہ خواب سچا ہوگا اور اس میں کسی شک و شبہ کی بات نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

”عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لایتمثل بی۔“ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ، ص:۳۹۴)

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

س:...... کیا انسان کی نیت پر بھی گناہ اور ثواب کا اثر پڑتا ہے؟ کسی کے متعلق بدگمانی کرنا اور کسی کے بارے میں نیک خیال رکھنا یا کسی گناہ کا ارادہ رکھنا یا ثواب کے کام کا ارادہ رکھنا کہ اس کا بھی گناہ و ثواب ہوگا؟

ج:...... تمام اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔ بلاوجہ کسی کے بارے میں بدگمانی کرنا گناہ ہے اور کسی گناہ کے کام کو کرنے کی نیت کرنا بھی گناہ ہے۔ مثلاً ایک شخص بدکاری کا پختہ عزم رکھتا ہے مگر اس کو موقع نہیں ملتا تو یہ اپنے گناہ کے عزم اور نیت کی بنا پر گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک شخص کسی نیک کام کو کرنے کا عزم اور نیت رکھتا ہے مگر وسائل نہ ہونے کی وجہ سے وہ کر نہیں پاتا تو اس کی نیت کا اجر و ثواب اس کو ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۷ ۱۴تا۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۱۸ء شمارہ:۴۴

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی احتجاجی تحریک	۵	اداریہ
مولانا سمیع الحق...ایک عہد ساز شخصیت	۸	مولانا محمد حنیف جالندھری
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر... تفصیلی رپورٹ	۱۰	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
آسیہ مسیح کیس... حالیہ بحران اور وزیر اعظم کا خطاب	۱۵	مولانا زاہد الراشدی
بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیجئے	۱۷	مفتی تنظیم عالم قاسمی
فتنہ قادیانیت....پس منظر اور پیش منظر	۲۱	محمود راجا، سجاول
ختم نبوت کانفرنس ہالوزدیر	۲۵	محسن محمود میار کرزئی
میرے پیارے دادا جانؒ	۲۷	قاضی حافظ محمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر

حدیث قدسی ۱۵: حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ سے کسی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مقام محمود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا تو کرسی ہیبت الٰہی سے چڑ چڑ بولے گی، حالانکہ کرسی کی بڑائی اور اس کے پھیلاؤ کا یہ عالم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کی وسعت سے بھی کہیں زیادہ ہے تم سب اس دن برہنہ اور غیر مختون حاضر کیے جاؤ گے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل! کو کپڑے پہنائے جائیں، پس جنت کی چادروں میں سے دو چادریں سفید رنگ کی لائی جائیں گی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد مجھ کو لباس عطا کیا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ایک مقام (مقام محمود) پر کھڑا ہوں گا، میرے اس مرتبہ پر پہلے اور پچھلے خطبہ کریں گے۔ (دارمی)

کرسی پر نزول اجلال کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حق تعالیٰ اس دن کرسی پر سے تدبیر امور فرمائے گا، کرسی عرش سے چھوٹی ہے، ہیبت الٰہی سے کرسی کی جو حالت ہوگی اس کو چڑچڑاہٹ سے تعبیر کیا ہے، جیسے نئے پلنگ یا نئے کجاوے میں سے آواز نکلتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق مشہور ہے کہ ان کو ایک کافر بادشاہ نے سزا دیتے وقت برہنہ کیا تھا، اس لئے قیامت میں ان کو شرف لباس سے مقدم کیا گیا، پہلے اور پچھلے یعنی مقام محمود عطا ہونے پر سب کو خطبہ ہوگا اور سب اس کی خواہش کریں گے کہ ہم کو بھی یہ مرتبہ حاصل ہوتا۔

حدیث قدسی ۱۶: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرائیلؑ نے آکر مجھ سے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ذکر کو میں نے کس طرح بلند کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ ہی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا ذکر نہیں کیا جاتا مگر آپؐ کا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔" (ابویعلی، ابن حبان)

جماعت کی نماز میں شامل ہونے کے طریقے

س:...... اگر کوئی شخص نماز کی تمام رکعتوں کے مکمل پڑھ لئے جانے کے بعد امام صاحب کے سلام پھیر لینے سے پہلے نماز کے لئے پہنچے تو کیا وہ جماعت میں شامل ہوکر جماعت کا ثواب پاسکتا ہے اور وہ اپنی نماز کیسے مکمل کرے گا؟

ج:...... ایسا شخص نماز کی تمام رکعتوں کے مکمل ہوجانے کے باوجود جماعت کی نماز میں شامل ہوسکتا ہے، اس سے پہلے پہلے تک امام صاحب نماز کی تکمیل کا سلام کہتے ہوئے لفظ "السلام" نہ کہہ دیں، ایسا شخص امام صاحب کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے شامل ہوجائے، قعدہ میں صرف مکمل التحیات پڑھے (امام صاحب کے سلام کا لفظ کہتے وقت اگر التحیات مکمل نہ ہوسکے تو پہلے التحیات مکمل کرے) امام صاحب کے سلام پھیر لینے اور اپنی التحیات مکمل کر لینے کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہوجائے اور جس طرح اکیلے نماز پڑھتے ہیں، اسی طریقے سے ابتدا سے آخر تک پڑھتے ہوئے اپنی نماز کو مکمل کرلے۔ (یعنی "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑے ہوجانے کے بعد پہلے پوری ثناء پوری اعوذ باللہ پھر پوری بسم اللہ پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ چکنے کے بعد اس رکعت کے رکوع وسجود کرے پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دوبارہ سیدھا کھڑا ہوجائے پھر پوری بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ چکنے کے بعد اس رکعت کے رکوع وسجود کرے، پھر قعدے کی صورت میں بیٹھ جائے وہاں مکمل التحیات پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوجائے، پھر بسم اللہ پڑھ کر صرف سورۂ فاتحہ پڑھے پھر اس رکعت کے رکوع وسجود کرے پھر "اللہ اکبر" کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوجائے پھر پوری "بسم اللہ" اور صرف مکمل سورۂ فاتحہ پڑھ چکنے کے بعد اس رکعت کے رکوع وسجود کرے پھر قعدے کی صورت میں بیٹھ کر مکمل التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے اپنی نماز کو مکمل کرلے)۔

اداریہ

آسیہ ملعونہ کی رہائی پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی احتجاجی تحریک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کو بری کر دیا۔

جون ۲۰۰۹ء میں صوبہ پنجاب کے ضلع شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون آسیہ ملعونہ نے فالسہ کے باغ میں اپنے ساتھ کام کرنے والی مسلمان خواتین کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے کلمات بکے تھے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب گاؤں والوں کو ہوئی تو پنچایت بلوائی گئی، وہاں اس خاتون نے اپنے جرم کا اعتراف کیا، جس کے بعد ایک ایس پی افسر نے تفتیش کی اور ملزمہ کے اعتراف جرم نیز گواہوں کے بیانات کی روشنی میں ایف آئی آر درج کرنے کی سفارش کی۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد اس خاتون پر سیشن کورٹ میں مقدمہ چلا، جس کے نتیجہ میں آسیہ ملعونہ کو گستاخی کی مرتکبہ قرار دیتے ہوئے ۲۰۱۰ء میں سزائے موت سنائی گئی۔ آسیہ ملعونہ نے اس فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ ۲۰۱۴ء میں ہائی کورٹ نے بھی پورا مقدمہ سننے کے بعد سزائے موت کو برقرار رکھا۔ اب مجرمہ نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی، سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے چیف جسٹس آف پاکستان ثاقب نثار کی سربراہی میں فیصلہ سناتے ہوئے لاہور ہائی کورٹ اور سیشن کورٹ کے فیصلوں کو کالعدم کر دیا اور گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔

واضح رہے کہ گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کا کیس، معمولی کیس نہیں ہے بلکہ اس گستاخ رسول کی رہائی کے لئے عیسائیوں کے سابق پوپ بھی دہائی دے چکے ہیں اور کئی مغربی ممالک نے حکومت پاکستان کو قرضہ دینے کے لئے آسیہ ملعونہ کی رہائی کی شرط لگا رکھی تھی۔ یہ کیس اس لئے بھی نزاکت و حساسیت کا پہلو رکھتا ہے کہ سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے ملعونہ کی حمایت میں بیان جاری کرتے ہوئے: توہین رسالت کے قانون کو ”کالا قانون“ قرار دیا تھا، جس کے بعد ان کے گارڈ عاشق رسول ممتاز قادری نے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا، جبکہ سابق وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی بھی اس ملعونہ کی حمایت کے جرم میں مارے گئے ہیں۔ بعد ازاں سلمان تاثیر کے گارڈ ممتاز قادری شہید کو عدالت عظمیٰ نے سزائے موت سنائی تھی، جس پر عملدرآمد بھی فوری کر دیا گیا۔ یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ اسی کیس کی بنیاد پر ۲۰۱۰ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے قومی اسمبلی میں قانون ناموس رسالت میں ترمیم کا بل پیش کیا تھا اور اس وقت کے صدر مملکت آصف علی زرداری ویٹی کن سٹی میں عیسائیوں کے پوپ سے آسیہ مسیح کی رہائی کا وعدہ کر کے آئے تھے۔ اس کے خلاف تمام مکاتب فکر نے ”تحریک تحفظ ناموس رسالت“ چلائی۔ جس کا اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں اسلام آباد میں بلوایا گیا اور ملک بھر میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرے، ہڑتالیں اور جلسے منعقد کر کے زبردست احتجاج ریکارڈ کرایا گیا۔ ایسے ہی ایک عظیم الشان جلسے سے کراچی میں خطاب کرتے ہوئے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن، جو انہی دنوں سفر عمرہ سے واپس تشریف لائے تھے، نے فرمایا کہ: ”اگر ہمارے حکمران ویٹی کن سٹی میں عیسائیوں کے پوپ سے ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا عہد کر کے آئے ہیں تو میں گنبد خضریٰ کے مکین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس قانون کی حفاظت کا وعدہ کر کے آیا ہوں۔“ بالآخر حکومت کو پسپائی اختیار کرنا پڑی اور ترمیمی بل واپس لینا پڑا بلکہ آئندہ کے لئے بھی اسے

نہ چھیڑنے اور اس میں کسی قسم کی ردوبدل نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ الحمدللہ! عاشقان رسول کامیاب ہوئے۔

اب ایک بار پھر عاشقان رسول کا امتحان سر پر ہے کہ ایک گستاخ رسول کو نہ صرف رہا کر دیا گیا بلکہ ہمارے موجودہ وزیراعظم عمران خان نے اپنے خطاب میں اس فیصلے کو بالکل درست قرار دیا ہے۔ ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو یہ فیصلہ آتے ہی پورے ملک میں آگ سی لگ گئی اور مسلمانانِ وطن احتجاج کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان مرکز میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا، جس کے بعد اکابرین مجلس کی طرف سے پورے ملک میں پُر امن احتجاجی مظاہرے منعقد کرانے اور جمعہ کے خطبات میں اس فیصلہ کے خلاف آواز اٹھانے کی اپیل کی گئی، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام اسی روز دہلی کالونی، بھینس کالونی ملیر، ختم نبوت چوک منظور کالونی، صدر ٹاؤن سمیت شہر کے مختلف علاقوں، چوکوں چوراہوں میں احتجاج کیا گیا جس میں عوام الناس نے عشق رسالت کا ثبوت دیتے ہوئے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اگلے روز یکم نومبر بروز جمعرات دوپہر ۲ بجے کراچی پریس کلب پر بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ منعقد ہوا، جس میں کراچی کے تمام اضلاع سے قافلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے ذمہ داران کی قیادت میں شریک ہوئے۔ ہزاروں کا مجمع کراچی پریس کلب پر سراپا احتجاج تھا، جبکہ اس روز عوام الناس نے بھی اپنے کاروبار، بازار، تعلیمی ادارے اور ٹرانسپورٹ از خود بند رکھ کر سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ریفرنڈم دیا اور اسے یکسر مسترد کر دیا، اس احتجاجی مظاہرے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، ضلعی و مقامی ذمہ داران مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم، مولانا عادل غنی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد اشفاق، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا محمد پراچہ، بھائی آفتاب جبکہ جمعیت علماء اسلام کے قاری محمد عثمان، مولانا ناصر محمود سومرو، مولانا محمد غیاث، مولانا حذیفہ شاکر، مفتی فیض الحق جماعت اسلامی کے راہنما یونس بارائی سمیت دیگر نے خطاب کیا۔ اس مظاہرے میں جو مطالبات پیش ہوئے اور قراردادیں منظور کی گئیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱:... آج کا یہ اجتماع گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کی رہائی کے فیصلے کو غلط اور ناانصافی پر مبنی قرار دیتے ہوئے یکسر مسترد کرتا ہے۔

۲:... آج کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس فیصلے پر نظر ثانی کے لئے شریعت کورٹ کے ججوں پر مشتمل لارجر بینچ تشکیل دیا جائے۔

۳:... گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کے اعتراف جرم کے باوجود سپریم کورٹ کا اسے نظر انداز کرنا اور گواہوں کی گواہی اور ثبوتوں میں سقم تلاش کرنا حیران کن ہے۔

۴:... گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کا نام ای سی ایل میں ڈال کر اسے بیرون ملک جانے سے روکا جائے۔

۵:... پُرامن احتجاج ہمارا بلکہ پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے، ہمیں اس حق سے روکنے کی باتیں نہ کی جائیں۔

۶:... وزیراعظم عمران خان کو معاملہ کی حساسیت و نزاکت کو سمجھتے ہوئے بیان جاری کرنا چاہئے۔ ناموس رسالت پر مسلمان کٹنے مرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ آسیہ کیس میں سلمان تاثیر، شہباز بھٹی کی جانوں کا ضیاع اور عاشق رسول ممتاز قادری کی شہادت کا سانحہ اس کیس کی حساسیت کو اور بڑھا دیتا ہے، اس لئے ہمارے حکمرانوں کو ایسے اقدامات سے گریز کرنا چاہئے جن سے جان و مال کے ضیاع کا خدشہ ہو۔

۷:... ماضی میں گستاخانِ رسالت کو بری کرنے کی رسم بد جاری رہی ہے، اب اس روش کو ختم ہونا چاہئے اور گستاخانِ رسالت کے ساتھ قرآن و سنت اور آئین پاکستان کے تحت معاملہ ہونا چاہئے۔

۸:... آسیہ ملعونہ کی رہائی کے بعد سے پورا ملک سراپا احتجاج ہے۔ عوام سڑکوں، چوکوں، چوراہوں اور سوشل میڈیا پر اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے میں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے اور پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

۹:... ہم کل سے احتجاج کر رہے ہیں، آج بھی احتجاجی مظاہرے ہورہے ہیں اور آئندہ کل جمعہ کو بھی یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اس احتجاج میں کسی قسم کی توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ، جان و مال کو نقصان پہنچانا ہمارا شیوہ نہیں رہا ہے۔ عوام نے بھی رضاکارانہ طور پر آج یکم نومبر کو اپنے کاروبار، تعلیمی

ادارے اور ٹرانسپورٹ بند رکھ کر بھر پور حصہ لیا ہے۔

۱۰:... قومی اسمبلی میں متحدہ مجلس عمل کے اراکین نے قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے اس مسئلہ پر بھرپور احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔ دیگر سیاسی جماعتیں بھی اسمبلی کے فورم پر یکجان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا ثبوت دیں۔

۱۱:... کل بروز جمعہ ۲؍نومبر ۲۰۱۸ء کو ائمہ مساجد جمعۃ المبارک کے خطبات میں ناموس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کریں، عوام الناس سے قرارداد مذمت منظور کرائیں، نیز مساجد کے باہر احتجاجی مظاہروں کا بھی انعقاد کریں۔

چنانچہ ۲؍نومبر بروز جمعۃ المبارک کو کراچی شہر کی درجنوں مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرے ہوئے، جس کی تفصیل مندرج ہے:

''گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کی رہائی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۲؍نومبر نماز جمعہ کے بعد یوسف گوٹھ بس ٹرمینل، اتحاد ٹاؤن مفتی محمود چوک، بسم اللہ چوک نئی آبادی، چاندنی چوک، بلدیہ ٹاؤن نمبرے، اورنگی ٹاؤن، جامعہ رحمانیہ بنارس، قلندریہ چوک، ناگن چورنگی، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، شمیم مسجد، اقصیٰ مسجد اور دہلی کالونی، عائشہ باوانی مسجد بزرٹہ لائن، مدینہ مسجد، محمدی مسجد کلفٹن، برنس روڈ، پٹیل پاڑہ، بنوری ٹاؤن گرومندر، پرانی نمائش چورنگی، ہجرت کالونی، صدر ٹاؤن، پاکستان چوک، گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی، لانڈھی ٹاؤن اور بھینس کالونی ملیر سمیت شہر کے مختلف علاقوں میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا محمد پراچہ، مولانا مسعود لغاری، مولانا ظفر، مولانا حمید سعدی، مولانا رمیض شہزاد، مولانا احمد حنظلہ جلال پوری، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا فیصل، مولانا الیاس، مفتی زعیم قادری، قاری عبدالشکور شاہ، مولانا ربنواز، حافظ عبدالوہاب پشاوری، مولانا علی معاویہ، حافظ محمد شاہ رخ، محمد فیضان، فاروق سیّد اور بھائی آفتاب نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ ناموسِ رسالت ہر مسلمان کے نزدیک حساس ترین مسئلہ ہے، کوئی مسلمان گستاخ رسول کو برداشت نہیں کرسکتا اور ناموسِ رسالت کی خاطر جان ومال کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ آسیہ ملعونہ نے اپنے جرم کا اعتراف کیا ہے، اسے رہا کرنا عدل وانصاف کا خون ہے۔

مقررین نے مطالبہ کیا کہ ناموسِ رسالت کا تحفظ یقینی بناتے ہوئے گستاخ رسول کو سزائے موت دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی جرأت نہ ہو اور ملک میں اسلام اور عدل وانصاف کا بول بالا ہو۔ نیز جب تک یہ فیصلہ واپس نہیں لیا جاتا، ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔''

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اپنی احتجاجی تحریک میں شروع سے یہ مطالبہ رہا ہے کہ:

(۱) سپریم کورٹ کا فیصلہ سراسر عالمی دباؤ کا نتیجہ ہے، لہٰذا اسے مسترد کرتے ہیں اور شریعت کورٹ کا لارجر بینچ تشکیل دے کر اس پر نظرثانی کی جائے۔

(۲) اس پورے معاملہ میں گواہوں کے بیانات کے علاوہ مجرمہ کے اعتراف جرم کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

(۳) عالمی طاقتیں اس فیصلے سے بہت خوش ہیں اور مزید گستاخوں کی رہائی کا مطالبہ کررہی ہیں، لہٰذا اس فیصلے کی حیثیت مشکوک ہوچکی ہے۔

(۴) آسیہ کا نام ای سی ایل میں ڈال کر اسے بیرون ملک جانے سے روکا جائے۔

(۵) ناموس رسالت قانون وجود میں آنے سے اب تک کئی مجرموں پر سزائیں ثابت ہونے کے باوجود اس قانون کا عدم نفاذ مسلمانوں میں بے چینی پیدا کرتا ہے، جس کی بنا پر وہ قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس قانون پر عمل درآمد یقینی بنا کر قانون ہاتھ میں لینے کی روایت کو توڑا جائے تاکہ وطن عزیز فتنہ وفساد اور قتل وغارت گری سے محفوظ رہ سکے۔

واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے مطالبات پر عملدرآمد نہ ہونے تک اپنی پُرامن احتجاجی تحریک ختم نہیں کرے گی، بلکہ احتجاج کا یہ سلسلہ وسیع تر ہوتا جائے گا۔ لہٰذا حکومت وقت ہوش کے ناخن لے اور محض وعدوں پر قوم کو نہ ٹرخائے، بلکہ عمل کرد کھائے تاکہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

مولانا سمیع الحق رحؒ ....ایک عہد ساز شخصیت!

مولانا محمد حنیف جالندھری

مولانا سمیع الحق بھی بالآخر جام شہادت نوش کر گئے۔ دُکھ ہے اور بے حد ہے، یادیں ہیں اور بے حساب ہیں، سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ ایک بوڑھا جرنیل جس کی پوری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے، کوئی ایک شعبہ اور کوئی ایک جہت نہیں بلکہ مولانا سمیع الحق نے ہمہ جہت خدمات سرانجام دیں، درس و تدریس کو دیکھ لیجئے کہ ڈھیر سارے مشاغل، آئے روز کے اندرون و بیرون ملک اسفار، حالات کے نشیب و فراز اور زندگی کے مختلف مراحل میں عشروں سے مولانا سمیع الحق جامعہ حقانیہ کے دارالحدیث میں مسند تدریس پر رونق افروز نظر آتے ہیں۔ اگر انہوں نے زندگی میں اور کوئی خدمت نہ بھی سرانجام دی ہوتی تو محض یہی ایک خدمت کافی تھی کہ وہ عشروں سے درس حدیث دے رہے تھے اور ان سے بلاواسطہ اور بالواسطہ کسب فیض کرنے والوں کی تعداد بلا مبالغہ لاکھوں میں ہے۔ کیا پاکستان اور افغانستان اور کیا دنیا کے دیگر خطے....! جہاں جانا ہوتا ہے جامعہ حقانیہ کے فضلاء اور مولانا سمیع الحق کے تلامذہ گرانقدر خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں پھر مولانا کی محض تدریس ہی نہ تھی بلکہ اہتمام و انصرام میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھے، جامعہ حقانیہ جیسی عظیم درسگاہ کو انہوں نے خون جگر دے کر سینچا۔ ان کی سیاسی سرگرمیوں، ان کے تنظیمی مشاغل، بدلتے ہوئے حالات کی گرمی سردی... کچھ بھی تو اس درسگاہ پر اثر انداز نہ ہو سکا۔ اتنے بڑے ادارے کی ضروریات کا بندوبست ہی کارے دارد مگر آفرین ہے کہ مولانا نے اسے عمر بھر بڑی کامیابی سے نبھایا۔ جامعہ حقانیہ کی کامیابی میں مولانا سمیع الحق کی وسعت ظرفی کا بڑا دخل تھا، انہوں نے کیسے کیسے اہل فن چن کر لائے۔ کیسے کیسے اساطین علم کو جامعہ حقانیہ سے وابستہ کیا اور کھل کر کام کرنے کا موقع دیا، جامعہ حقانیہ کے مشائخ، اساتذہ حتی کہ طلبہ میں بڑی تعداد ایسی تھی جن کے نظریات وافکار مولانا سمیع الحق سے مختلف اور تنظیمی و جماعتی وابستگی بھی مولانا سمیع الحق سے جدا تھی لیکن مولانا سمیع الحق نے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں اپنی پسند ناپسند، اپنے افکار و نظریات اور اپنی تنظیمی و جماعتی ترجیحات سمیت کسی چیز کو آڑے نہ آنے دیا اور ہمیشہ جامعہ حقانیہ کا گلشن سرسبز و شاداب رہا، آباد رہا، اللہ رب العزت تا ابد آباد رکھیں۔ آمین۔

> جامعہ حقانیہ کے مشائخ، اساتذہ حتی کہ طلبہ میں بڑی تعداد ایسی تھی جن کے نظریات وافکار مولانا سمیع الحق سے مختلف اور تنظیمی و جماعتی وابستگی بھی مولانا سمیع الحق سے جدا تھی لیکن مولانا سمیع الحق نے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں اپنی پسند ناپسند، اپنے افکار ونظریات اور اپنی تنظیمی و جماعتی ترجیحات سمیت کسی چیز کو آڑے نہ آنے دیا اور ہمیشہ جامعہ حقانیہ کا گلشن سرسبز وشاداب رہا۔

مولانا سمیع الحق نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے ماہنامہ الحق سے جو سفر شروع کیا، اس کا بھی ایک پورا جہان آباد کیا، ہم نے تو ابتدا میں مولانا سمیع الحق کو ماہنامہ الحق میں ہی دیکھا، قلم پر کیا گرفت تھی، حالات پر کیسی نظر تھی اور علمی طور پر کیا رسوخ تھا اور پھر اکابر کی نسبت وصحبت نے ان کے اندر کے قلم کار کو کندن بنا دیا تھا۔ مولانا سمیع الحق کا قلم یوں تو تاریخ کے ہر موڑ پر اپنی جولانیاں دکھاتا نظر آتا ہے لیکن ۱۹۷۴ء میں قادیانیت کے حوالے سے قومی اسمبلی میں جو محضر نامہ پیش کیا گیا اس پر علمی و تحقیقی کام کے حوالے سے اس عہد کے جن چند باہمت نوجوانوں نے شبانہ روز محنت کر کے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا، ان میں مولانا سمیع الحق پیش پیش تھے۔ مولانا سمیع الحق کا یہ کمال تھا کہ وہ دوسروں سے لکھوانے اور پھر اسے چھپوانے میں خاص مہارت رکھتے تھے

چنانچہ ماہنامہ الحق کی پرانی فائلیں اور خاص نمبر اٹھا کر دیکھ لیجئے مولانا کا یہ کمال جابجا نظر آئے گا۔

مولانا سمیع الحق کا یہ بھی کمال تھا کہ وہ اہل زبان نہ ہونے کے باوجود بہت شستہ اور نستعلیق اردو لکھتے تھے اور اس سے بھی بڑا کمال یہ کہ وہ کوئی برگد کا ایسا درخت نہ ثابت ہوئے جس کے سائے تلے کوئی اور درخت پروان ہی نہ چڑھ پاتا، آپ نے موتمر المصنفین کی بنیاد ڈالی اور کیسے کیسے ہیرے تراشے صرف مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا مفتی غلام الرحمٰن، حافظ راشد الحق کی تحریری و تصنیفی خدمات کو ہی سامنے رکھئے تو مولانا سمیع الحق کی تصنیفی و تالیفی خدمات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے علمی ذخیرہ سنبھال کر رکھا اور صرف سنبھال کر ہی نہ رکھا بلکہ اسے سجا کر اور چھپوا کر امت کے سامنے پیش بھی کر دیا، اس حوالے سے مشاہیر کے خطوط و پیغامات اور مراسلات پر مولانا نے جو کام کیا وہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کارنامہ ہے۔ مولانا سمیع الحق کی تصنیفی و تالیفی زندگی میں جو سب سے اہم بات تھی وہ یہ کہ انہوں نے ہمیشہ وقت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھا، ابھی آخری عمر میں انہوں نے جس کام کا بیڑہ اٹھایا تھا اسی کو دیکھ لیجئے کہ امام التفسیر حضرت شیخ لاہوری رحمہ اللہ کے تفسیری نکات اور ترجمہ ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا حالانکہ وہ ایک تاریخی ورثہ اور علمی ذخیرہ تھا مولانا سمیع الحق نے اسے جس انداز سے سجا سنوار کر اور عام فہم بنا کر امت کے سامنے پیش کرنے کا عظیم منصوبہ شروع کیا تھا وہ جب منظر عام پر آئے گا تب خبر ہوگی کہ مولانا سے اللہ رب العزت نے کتنا عظیم کام لیا۔

آخری عمر میں مولانا سمیع الحق سے جب بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے دو منصوبوں کا بطور خاص تذکرہ کیا، ایک امام لاہوریؒ کے تفسیری نکات پر تحقیقی اور اشاعتی کام کا اور دوسرا جامعہ حقانیہ کی عظیم الشان مسجد کی تعمیر کا۔ مولانا کی دلی خواہش تھی کہ یہ دونوں کام مکمل کرنے کی انہیں مہلت مل جائے اگرچہ یہ دونوں کام سو فیصد تو ان کی زندگی میں مکمل نہ ہو پائے تاہم ان پر زیادہ کام ہو گیا اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

ابھی مولانا پر لکھنے بیٹھا ہوں تو یادوں کی ایک بارات چلی آرہی ہے اور کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں مگر لکھتے ہوئے سب سے زیادہ دل و دماغ پر جو بات غالب ہے وہ یہ کہ مولانا نے اپنی آخرت کے لئے کیا کیا زاد راہ ساتھ لے لیا اور کیسے کیسے کارنامے اور صدقات جاریہ ہیں ان کے نامہ اعمال میں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی کسی کے پلے ہوتا تو بہت تھا۔ مگر مولانا سمیع الحق کی حیات مستعار میں تو صدقات جاریہ کی ایک کہکشاں ہے، جو جگمگ کرتی نظر آتی ہے۔ اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول فرمالیں۔

مولانا سمیع الحق کی تحریکی زندگی بھی ایک مکمل داستان ہے گزشتہ چار عشروں کی ہر تحریک میں مولانا سمیع الحق ''گھنٹہ گھر'' دکھائی دیتے ہیں۔ سب تحریکوں کو ایک طرف رکھئے صرف جہاد افغانستان کی بات کیجئے تو مولانا سمیع الحق اس کے صحیح معنوں میں ''ماسٹر مائنڈ'' نظر آتے ہیں۔ وہ تحریک جہاد جس نے دو سپر پاورز کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اس کے جی ایچ کیو کو سلیس زبان میں مولانا سمیع الحق اور ان کی درسگاہ کہا جاسکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق اگرچہ عسکری دنیا کے آدمی نہ تھے لیکن عسکری میدانوں کے لئے جس فکری، علمی، اخلاقی، نظریاتی کمک کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب مہیا کرنے کا ڈپو مولانا اور ان کے رفقاء کے پاس تھا اور کمال یہ کہ حالات کے جبر نے مولانا سمیع الحق کے لہجے کے بانکپن کو کبھی متاثر نہیں ہونے دیا اور انہوں نے کمال استقامت اور پامردی سے جہاد، مزاحمت، آزادی اور پاکستان و افغانستان کے دفاع کی جنگ لڑی اور آخر تک سرنڈر نہ ہوئے۔

ہمارا مولانا کے ساتھ ہمیشہ بہت محبت اور احترام والا رشتہ رہا صرف مولانا ہی نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کے ساتھ دیرینہ اور محبت و خلوص سے لبریز مراسم رہے، مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ مدارس کے کاز کے لئے بے لوث تعاون فرمایا، جب بلایا چلے آئے، جب ضرورت پڑی کندھے سے کندھا ملائے دکھائی دیئے، انہوں نے مولانا انوار الحق کو تو گویا وفاق المدارس کے لئے وقف کر رکھا تھا، جب بھی خیبر پختون خواہ کی طرف سفر ہوا جامعہ حقانیہ ضرور حاضری ہوتی اور مولانا کی میزبانی، خلوص، شفقت اور محبت کے کتنے زمزمے بہتے نظر آتے، اللہ کرے علم و عمل اور خلوص و محبت کے یہ زمزمے سدا بہتے رہیں۔

مولانا سمیع الحق کی سیمابی طبیعت، ان کی زندگی بھر کی ریاضت اور جدوجہد کے بعد جچتی تو ان کے ساتھ شہادت کی موت ہی تھی لیکن سفاک اور درندہ صفت قاتلوں کی سنگدلی پر اور مولانا کی جدائی پر دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

''حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا۔'' ☆☆

۳۷ویں سالانہ آل پاکستان عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

تفصیلی رپورٹ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۵، ۲۶/ اکتوبر کو جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس سے چدرہ روز پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا اجلاس مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں چناب نگر کے مضافاتی اضلاع، تحصیلوں، قصبات اور چوک میں کانفرنس کی تشہیر کے لئے سترہ حلقے بنائے گئے۔ مبلغین اپنے اپنے حلقوں کے لئے حسب ضرورت اشتہارات، پینا فلیکس، اسٹیکرز لے کر روانہ ہوگئے، جہاں مساجد مدارس میں نمازوں کے بعد کھڑے ہوکر اعلانات کئے اور مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ لطف یہ کہ عوام کو کسی شخصیت کے نام پر دعوت نہیں دی حالانکہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، سیاسی زعماء، تاجر اور دانشوروں کے علاوہ ہزاروں سے متجاوز مسلمانوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔

ہر سال بڑھتے ہوئے اجتماع کے پیش نظر دوسری عمارت کی چھتوں پر شامیانے لگائے گئے تاکہ تمام عمارات کے برآمدے بھی کانفرنس ہال کا کام دے سکیں۔ بایں ہمہ مسجد، عمارات قدیم و جدید، بنوری پارک، سڑکیں، جنازہ گاہ بھرے ہوئے تھے اور تنگی داماں کی شکایت کررہے تھے۔

۲۵/ اکتوبر بروز جمعرات صبح کی نماز کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے درس دیا۔ کانفرنس شروع ہونے سے پہلے پنڈال بھر چکا تھا۔ حضرت مفتی صاحب کے درس کے بعد آرام اور ناشتہ کا وقفہ ہوا۔ دس بجے کانفرنس کی پہلی نشست منعقد ہوئی، جس کا آغاز خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین اور مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا سے ہوا۔ دعا کے بعد افتتاحی اور دعائیہ کلمات مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمائے۔

جامعہ ختم نبوت کے دورۂ حدیث شریف اور تخصص کے سات طلباء کرام مولانا محمد علی، مولوی محمد فیصل گوہر، مولوی محمد سلیم، مولوی محمد مظہر، مولوی محمد الطاف، مولوی سلمان خالد، مولوی محمد اسد اللہ نے ظہور مہدی علیہ الرضوان، حیات عیسیٰ علیہ السلام، عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، عقیدۂ ختم نبوت اور اصحاب پیمبر (رضی اللہ عنہم) کے عنوانات پر بیانات فرمائے۔ بعدازاں مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال و پاکپتن شریف، مولانا مفتی محمد دین ٹل، مولانا محمد عباس ٹل خیبر پختونخواہ، مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ، مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے راہنما شہید اسلام مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کے بھائی مولانا مسعود احمد سومرو، مولانا محمد خالد عابد مبلغ شیخوپورہ کے بیانات ہوئے۔

> خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خانؒ کے جانشین مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ ہم تجدید عہد کے لئے حاضر ہوئے ہیں، ہم ختم نبوت کا پرچم جھکنے نہیں دیں گے۔ پاکستان کو امریکا کی کالونی نہیں بننے دیں گے۔ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک ملک کی اساس وبنیاد کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔

اس نشست کا آخری خطاب شیر اسلام مولانا سائیں عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف کے فرزند ارجمند مولانا سائیں عبدالمجیب بیر شریف کا ہوا۔ حضرت بیر والے قادیانیت سے متعلق سنت صدیقی پر عمل پیرا رہے۔ اپنے حلقہ اثر میں کسی قادیانی جلسہ کو برداشت کرتے تھے۔ اگر کوئی قادیانی جلسہ ہوتا تو سائیں اپنے متعلقین کو حکم فرماتے کہ یہ پروگرام کسی صورت میں نہیں ہوگا۔ آپ کی مجاہدانہ للکار انتظامیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی۔ مولانا عبدالمجیب قریشی اپنے والد محترم کی غازیانہ للکار کی کاپی ہیں۔ ان کی تشریف آوری کانفرنس کے منتظمین اور سامعین کے لئے ابر رحمت کا درجہ رکھتی ہے اور آپ کی دعا سے یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ نعتیہ کلام محمد عاصم جاوید اور چارسدہ کے حافظ نادر شاہ نے پیش کیا۔

پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز

احمد مدظلہ تھے۔

دوسری نشست ظہر کی نماز کے بعد مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ محمد جمال نے کی، نعت مولانا محمد قاسم گجر، محمد مہتاب، محمد مظہر نے پیش کی۔ اس نشست سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی رابطہ کمیٹی کے ممبر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، صاحبزادہ طارق محمودؒ کے خلف الرشید صاحبزادہ مبشر محمود، چونڈہ سیالکوٹ کے مجاہد عالم دین قاری محمد انور انصر، ختم نبوت کورس چناب نگر کے انچارج مولانا رضوان العزیز، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین مولانا اشرف علی، ڈسکہ سیالکوٹ کے سیف بے نیام مولانا محمد ایوب ثاقب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے سابق رکن مولانا قاری خلیل احمد بندھانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاری جمیل احمد بندھانی کے بیانات ہوئے۔ اس نشست کی جان اور تقاریر کا نچوڑ مصنف کتب کثیرہ شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم کا خطاب تھا۔ حقانی صاحب نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت، راتوں کو اٹھ اٹھ کر امت کے لئے رونا، جنت البقیع میں تشریف لے جا کر امت کے لئے رو رو کر دعائیں مانگنا کے عنوان پر پُرتاثیر خطاب فرمایا، جس سے ہر آنکھ پُرنم تھی۔

سوال و جواب کی نشست: عصر کی نماز کے بعد مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس نشست میں مجلس کے سابق مبلغ مولانا محمد علی صدیقیؒ بہت یاد آئے کیونکہ موصوف سوالات کی چٹیں شاہین ختم نبوت کو پیش فرماتے اور آپ جواب دیتے۔ ان کی نیابت مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر نے کی۔

مجلس ذکر: جب سے کانفرنس کا چناب نگر میں آغاز ہوا، جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انورؒ نے مجلس ذکر شروع فرمائی۔ گزشتہ کئی سالوں سے سلسلہ قادریہ راشدیہ کے ایک شیخ مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ ذکر خداوندی کے فضائل کے عنوان پر خطاب کرتے ہیں امسال بھی موصوف نے ذکر کے فضائل پر بیان فرمایا اور قادری سلسلہ کے مطابق ذکر کرایا۔ اس نشست کے مہمانان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا محب اللہ لورالائی بلوچستان، سابق ایم این اے مولانا شاہ عبدالعزیز کوہاٹ، مولانا ذوالفقار احمد علی پوری تھے۔ اس نشست میں بھی مولانا محمد قاسم گجر لاہور اور جناب اسرار احمد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

> جمعیت علماء پاکستان کے راہنما مولانا محمد اویس نورانی نے کہا کہ میرے والد محترم علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے مولانا مفتی محمودؒ سے مل کر قادیانیوں کو اسمبلی سے کافر قرار دلوایا۔ میں مولانا مفتی محمودؒ کے فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ مل کر قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گا۔

تیسری نشست بھرپور نشست تھی، جس سے مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے دست راست مولانا بشیر احمد شاد، مولانا کے فرزند ارجمند مولانا حامد الحق، اہلحدیث راہنما مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، نبیرہ امیر شریعت مولانا سیّد محمد کفیل بخاری، جناب حمید گلؒ کے فرزند ارجمند جناب عبداللہ گل، بریلوی مکتب کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالشکور رضوی و دیگر نے خطاب کیا۔

جمعیت علماء اسلام (س) کے راہنما، خانقاہ شیرانوالہ گیٹ کے سجادہ نشین مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ نے شاندار خطاب فرمایا۔

خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خانؒ کے جانشین مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ ہم تجدید عہد کے لئے حاضر ہوئے ہیں، ہم ختم نبوت کا پرچم جھکنے نہیں دیں گے۔ پاکستان کو امریکا کی کالونی نہیں بننے دیں گے۔ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک ملک کی اساس و بنیاد کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔

جمعیت اہلحدیث کے امیر علامہ پروفیسر ساجد میر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے جد امجد حضرت مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے شہادۃ القرآن فی حیات عیسیٰ علیہ السلام لکھی تھی، جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی کئی مرتبہ شائع کیا ہے۔ جس کا جواب مرزا بشیر الدین محمود سے مرزا مسرور احمد تک کوئی قادیانی خلیفہ، مربی نہیں دے سکا، میں وہی قرض وصول کرنے کے لئے آیا ہوں۔

مجاہد تحریک ختم نبوت، داعی اتحاد بین المسلمین علامہ شاہ احمد نورانیؒ کے فرزند ارجمند جمعیت علماء پاکستان کے راہنما مولانا محمد اویس نورانی نے کہا کہ میرے والد محترم علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے مولانا مفتی محمودؒ سے مل کر قادیانیوں کو اسمبلی سے کافر قرار دلوایا۔ میں مولانا مفتی محمودؒ کے فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ مل کر قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد محترم اس کانفرنس میں تشریف

لاتے تھے، میں اپنے والد محترم کی روایات کو نبھاؤں گا۔ انہوں نے موجودہ حکمرانوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ موجودہ سلیکٹڈ حکمرانوں نے عاطف میاں کو اقتصادی کونسل میں لیا، امت کے صدائے احتجاج پر حکومت کو یوٹرن لینا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتیں فوج کی پشت پر ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری فوج سے کوئی سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے جانشین نکلے۔

جمعیت علماء اسلام سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا راشد محمود سومرو کی للکار سے ان کے والد محترم علامہ خالد محمود سومروؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قادیانیوں کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے راقم سے ایک نجی ملاقات میں کہا کہ میرا مدرسہ، میرے بھائی مولانا طارق محمود، مولانا ناصر محمود، میرے چاچو مولانا مسعود احمد ہم سب ختم نبوت کے لئے اپنی جان تک نچھاور کردیں گے، لیکن ختم نبوت کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ میرے مدرسہ کو ختم نبوت کا دفتر سمجھیں۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اجتماع ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بڑھ رہا ہے، اللہ پاک نے اس میں اثر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین، مبلغین اور کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ عقیدۂ ختم نبوت کی چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور زندگیاں وقف کی ہیں، میں اس اجتماع میں شرکت اپنے لئے سعادت دارین سمجھتا ہوں۔ علماء کرام نے علمی اعتبار سے امت کی راہنمائی فرمائی ہے اور آئندہ بھی فرمائیں گے، جب بھی اس عقیدہ میں نقب لگانے کی کوشش کی گئی۔ علماء امت نے میدان میں آکر ان کا تعاقب کیا۔ اس شجرۂ خبیثہ کی آبیاری ہمیشہ عالمی استعمار نے کی ہے اور آج استعمار انہیں تحفظ فراہم کررہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ صرف مذہبی نہیں بلکہ سیاسی بھی ہے، کیونکہ یورپ ان کا پشت پناہ ہے۔ ہمارے بزرگوں کی شبانہ روز محنت سے الحمدللہ نوجوان نسل اس فتنہ کے خلاف تیار ہوچکی ہے، آج دین اسلام کے پرچم کو بلند کرنے والے کو دہشت گرد کہا جاتا

> **میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین، مبلغین اور کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ عقیدۂ ختم نبوت کی چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور زندگیاں وقف کی ہیں۔**

ہے۔ آج مذہب کے نام پر اسلام پر حملہ آوروں کو سراہا جاتا ہے۔ مذہب کے لبادہ میں ان کی ریشہ دوانیاں آخر کیوں؟ صورت حال سنجیدہ ہے، اتنا سادہ اور سطحی نہیں ہے، یہ لمبا چوڑا ایجنڈا ہے۔

قادیانی ۱۹۷۴ء میں اچانک غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیئے گئے، اس کے پیچھے سو سالہ تاریخ ہے، جب یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں پیش ہوا تو اس کے لئے بہت بڑا امتحان تھا، اس لئے یہ مسئلہ قرآن وسنت کا ہے اور قرآن وسنت کا علم رکھنے والے علماء کرام تو پارلیمنٹ میں آٹے میں نمک کے برابر تھے، لیکن جب دلائل کی بات آئی تو ہمارے اکابر نے ان کے حوالہ جات سے ان کا منہ بند کردیا، ایک ایک لفظ پر مناقشہ ہوا۔ ایک ایک عقیدہ کو پیش کیا گیا تو پارلیمنٹ نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ایسے عقائد رکھنے والے مسلمان نہیں۔ اگر دنیا کی پارلیمنٹس کے فیصلے حجت ہیں تو ہماری پارلیمنٹ کا فیصلہ کیوں دلیل نہیں، صرف ہماری پارلیمنٹ ہی نے نہیں بلکہ جنوبی افریقا کی غیر مسلم عدالت عظمیٰ نے بھی ہمارے دلائل سن کر مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد پہلی مرتبہ قادیانی نیٹ ورک متحرک ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ایک ایجنڈے کے تحت ہورہا ہے۔ برطانیہ کے ایک وزیر نے حکومت پاکستان سے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اقتصادی مشاورتی کونسل میں ایک قادیانی کو رکھا گیا۔ حکمرانوں نے کہا ہم اسے نہیں ہٹائیں گے۔ قوم کے زبردست احتجاج پر اسے ہٹانا پڑا، یہ ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے۔ کونسل وہی ہے، کونسل کی نظریاتی حیثیت واضح ہوچکی ہے، اس کے دو اراکین نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ اس سے کونسل کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاشی یہودی نظام کے لئے قوم کو سبز باغ دکھایا گیا۔ پہلی مرتبہ ڈالر مہنگا ہوگیا جس کی وجہ سے لوگوں کی قوت خرید جواب دے رہی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر گزشتہ دور میں چوبیس ارب تھے۔ اب گھٹ کر آٹھ ارب پر آگئے۔

مولانا نے اپنے خطاب میں حکمرانوں کی یہودیت اور قادیانیت نوازی کو طشت ازبام کیا، اس نشست کا آخری خطاب اور دعا حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستی

نور اللہ مرقدہ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مدظلہ نے کرائی۔ ملک کے نامور علماء کرام اور مشائخ عظام اس نشست کے مہمان خصوصی تھے۔ یوں یہ نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

۲۶ر اکتوبر جمعۃ المبارک کے روز صبح کی نماز کے بعد استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا نے اپنے درس میں فرمایا کہ نبی کی پیشینگوئی پوری ہوتی ہے۔ استاذ محترم نے قرآن پاک سے پانچ پیشینگوئیوں کی تفصیل بیان کی کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے الفاظ اللہ پاک نے کس طرح پورے فرمائے، جبکہ مرزا قادیانی نے جس زور اور تعلّی سے پیشینگوئی کی اسی زور سے وہ پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی جیسے: ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘‘ نہ مکہ میں موت نصیب ہوئی اور نہ مدینہ میں، بلکہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں، وہ بھی ہیضہ کی بیماری کی حالت میں۔ اس نشست کی صدارت دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ نے کی۔

چوتھی نشست نو بجے صبح شروع ہوئی۔

صدارت قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، تلاوت مولانا محمد قاسم رحمانی، سندھی زبان میں نعت جناب عبدالواحد جتوئی نے پیش کی۔ پشتو میں چارسدہ کے جناب فضل امین نے اور اردو میں محمد بلال حسان راولپنڈی نے، اس نشست میں مجلس کے مبلغین مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا توصیف احمد حیدر آباد، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے علاوہ ہمارے بلوچستان کے سابق امیر مولانا عبدالواحدؒ کے فرزند ارجمند اور قندھاری بازار کی جامع مسجد کے خطیب مولانا مفتی محمد احمد، بنوں مجلس کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ، ہمارے دیرینہ رفیق اور مجلس کے سابق مبلغ مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، بھکر کے روح رواں جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی، سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، درخواستی خاندان کے چشم و چراغ مولانا

> مرزا قادیانی نے جس زور اور تعلّی سے پیشینگوئی کی اسی زور سے وہ پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی جیسے: ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘‘ نہ مکہ میں موت نصیب ہوئی اور نہ مدینہ میں، بلکہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں، وہ بھی ہیضہ کی بیماری کی حالت میں۔

حماد اللہ درخواستی، کراچی سے استاذ العلماء مولانا فضل محمد، خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے ولولہ انگیز خطابات فرمائے۔ کانفرنس کے منتظم مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بھی خطاب کیا۔ جمعہ کا خطبہ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کی بھی امامت فرمائی۔

آخری نشست: کی صدارت مجلس کے نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ تلاوت مولانا محمد رضوان کراچی نے کی۔ نعت استاذ الشعراء جناب سید سلمان گیلانی اور اسامہ اجمل لاہور نے پیش کی، قراردادیں مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے پیش کیں۔ جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ کے صدر مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد، حضرت اقدس خاکوانی صاحب، مولانا محمد الیاس گھمن، آخری خطاب مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ نے فرمایا۔ پیر صاحب نے مرزا قادیانی کی حماقتیں، جھوٹ، تعلیاں، شوخیاں بیان فرمائیں اور باقاعدہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے باحوالہ گفتگو کی۔ پیر صاحب نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے مٹی کے ڈھیلے، گڑ کا جیب میں رکھنا، ڈھیلوں کی جگہ گڑ، گڑ کی جگہ ڈھیلے استعمال کرنا، کئی کئی دن اینٹ کے ٹکڑا کا جیب میں ہونا اور اسے کئی دن کے بعد نکالنا، غیر محرم عورتوں سے اختلاط، غیر محرم عورتوں کا مرزا قادیانی کے جسم کو دبانا، رات کی تاریکی میں ساری ساری رات غیر محرم کا پنکھا ہلانا، لیٹرین میں غیر محرم کا پانی کا لوٹا پکڑانا بیان کرکے فرمایا کہ غیر محرم عورتوں سے بے محابا اختلاط کرنے والا ایک شریف انسان نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ وہ اللہ کا نبی ہو۔ غرضیکہ آخری خطاب اور دعائے اختتام حضرت پیر صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ نماز عصر کے بعد ہزاروں افراد نے اپنے اپنے گھروں اور علاقوں کا رخ کیا اور یوں اللہ پاک کے فضل و کرم سے ۳۷ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

مہمانانِ خصوصی حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم، مولانا ابوبکر بہلوی شجاع آباد، مولانا خلیل الرحمٰن، حافظ شبیر احمد وہاڑی، حضرت صوفی دین محمد گوجرہ فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاری عبدالوحید

قاسمی اسلام آباد، مختلف نشستوں میں سید سلمان گیلانی، حافظ محمد شریف مخچن آبادی، رانا محمد عثمان قصوری، جناب طاہر بلال چشتی، جناب سلمان لیسین کراچی، محمد عاصم جاوید، حافظ نادر شاہ چارسدہ، جناب فیصل بلال حسان گوجرانوالہ، مولانا شاہد عمران عارفی نے اپنے نعتیہ کلام سے حاضرین کے قلوب واذہان کو منور کیا۔

کانفرنس میں چند ایک قراردادیں بھی منظور کی گئیں:

☆......سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو یہ اجتماع تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

☆......قادیانیوں کی مسلح تنظیموں خدام الاحمدیہ وغیرہ پر پابندی عائد کی جائے۔

☆......اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆......تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت قادیانیوں کی سرگرمیوں پر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

☆......لمز یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر تیمور الرحمٰن کی قیادت میں قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں طلباء وطالبات کا وزٹ ان کے دل ودماغ میں قادیانی جراثیم گھولنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا تیمور الرحمٰن کو یونیورسٹی سے نکالا جائے اور آئندہ ایسے ارتدادی مراکز میں طلبا کے ٹور کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

☆......ملک بھر میں ناجائز تجاوزات کی آڑ میں مدارس اور مساجد سے متعلق دکانوں کو گرایا جارہا ہے، جبکہ چناب نگر کے قادیانیوں کے تجاوزات کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے، چناب نگر کے تجاوزات کو ختم کیا جائے۔ قصیٰ مرزاڑہ سمیت قادیانیوں نے بہت ساری سرکاری زمینوں پر قبضہ کررکھا ہے لہٰذا چناب نگر کے تجاوزات بھی گرائے جائیں۔

☆...... ناموس رسالت ایکٹ اور قادیانیت کے خلاف پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف سازشیں استعماری ایجنڈا کا حصہ ہے۔ اسلامیانِ پاکستان ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مرزا قادیانی کی کتب ارتداد، کفر والحاد اور کذب وافتراء کا مجموعہ ہیں، ان کی نشرواشاعت خرید وفروخت پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

☆......افواج پاکستان ملک وقوم کی محافظ اور جہاد کی علمبردار ہیں، جبکہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں لہٰذا انہیں افواج پاکستان میں کمیشن نہ دیا جائے اور قادیانیوں کو فوج سے نکالا جائے۔

اجلاس منتظمہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

چناب نگر آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس ۲۷؍اکتوبر کو دس بجے صبح دارالحدیث میں منعقد ہوا۔ صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمائی۔

اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام رسول، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد طیب، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا غلام مصطفیٰ سمیت تمام مبلغین اور جامعہ کے مدرسین نے شرکت کی۔

اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی پر اللہ پاک کا شکر اور مدعوین، شرکاء، مہمانانِ گرامی، علماء کرام اور مشائخ عظام کا شکریہ ادا کیا گیا۔

اجلاس میں کانفرنس کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے طے ہوا کہ آئندہ سال جمعۃ المبارک صرف مسجد میں ادا کیا جائے گا۔ مسجد، مدرسہ قدیم، مدرسہ جدید، بنوری پارک، عیدگاہ، عمارت قدیم وجدید کے درمیان سڑک سمیت بہت سارے مقامات نماز کے لئے استعمال ہوسکتے ہیں، اس میں بہت سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ کانفرنس کے ایام آنے سے پہلے اپنے جرائد میں جائے نماز ساتھ لانے کا اعلان کیا جائے گا، امسال جدید عمارت کی ٹربائن مسلسل استعمال کی وجہ سے خراب ہوگئی، ایک ٹربائن مزید خرید کرنے کی اجازت دی گئی۔ نیز چھوٹی موٹر کا بور اگر مناسب ہو تو نئی عمارت میں ٹینکی کے ساتھ نیا بور کرنے کی اجازت دی گئی، صاحب فن حضرات سے مشورہ کرلیا جائے، نیز یہ بھی طے ہوا چونکہ اسکرین کے متعلق دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ آچکا ہے۔ مسجد میں ایک اسکرین اور ایک اسکرین عیدگاہ کی طرف لگانے کی اجازت دی گئی۔ اسکرین کی وجہ سے بہت سارے احباب قدیم عمارت میں یکسوئی کے ساتھ خطابات سنتے رہے، مزید صفیں قاری ابوبکر صاحب کی مشاورت سے حسب ضرورت خریدنے کی اجازت بھی دی گئی۔

آسیہ مسیح کیس

حالیہ بحران اور وزیر اعظم کا خطاب

مولانا زاہد الراشدی

تین سال قبل رہائش کی تبدیلی کے بعد سے معمول ہے کہ نماز فجر الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں پڑھاتا ہوں اور اس کے بعد بخاری شریف کا مختصر درس ہوتا ہے، جبکہ اس سے قبل مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں تقریباً چالیس برس تک نماز فجر پڑھانے اور اس کے بعد قرآن وحدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل رہی ہے، فالحمد للہ علی ذلک۔ آج کے درس میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت گفتگو کا موضوع تھی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جب اسلام کی بیعت لی تو اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ''والنصح لکل مسلم'' ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کروگے۔ اس کی وضاحت میں ایک اور حدیث نبوی کا تذکرہ کیا جس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''الدین النصیحة'' دین نصیحت اور خیر خواہی کا ہی نام ہے۔ پوچھا گیا کہ کس کے لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے، اللہ تعالیٰ کے رسول کے لئے، مسلم حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔ اس کی تشریح میں عرض کیا کہ:

☆...... اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اس کی بندگی کی جائے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کیا جائے۔

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصیحت یہ ہے کہ ایمان ومحبت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کی جائے۔

☆...... مسلم حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور نصیحت یہ ہے کہ ان کے احکام کو مانا جائے اور ان کی غلطیوں سے ان کو آگاہ کیا جائے۔

☆...... جبکہ عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ ہر حالت میں ان کا نفع اور بھلا سوچا جائے اور انہیں دنیا وآخرت کے ہر نقصان سے بچانے کی فکر کی جائے۔

درس سے فارغ ہو کر جب اخبار پر نظر ڈالی تو وزیر اعظم جناب عمران خان کا یہ خطاب شہ سرخیوں کے ساتھ سامنے تھا کہ کچھ لوگ ریاست سے ٹکرانے کی کوشش کر رہے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ورنہ ریاست ایکشن لینے پر مجبور ہو گی۔ خیال ہوا کہ اسی نصیحت اور خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ موجودہ حالات کے تناظر میں ان کی خدمت میں کچھ گزارشات پیش کر دی جائیں۔

اس وقت ملک بھر میں احتجاج واضطراب کی جو ہمہ گیر لہر جاری ہے وہ آسیہ کیس میں سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کے حوالہ سے ہے، جس میں آسیہ کو بے گناہ قرار دے کر بری کر دیا گیا ہے اور عام لوگ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جسے سیشن کورٹ سے ہائیکورٹ تک تمام عدالتیں مجرم قرار دے چکی ہیں وہ ''شک کے ایک قانونی نکتہ'' پر اچانک بری کیسے ہوگئی؟ جبکہ وزیر اعظم محترم نے عوام الناس کو سمجھانے کا کوئی مناسب راستہ اختیار کرنے کی بجائے ''دھمکیوں'' کی وہی زبان استعمال کرنا شروع کر دی ہے جو ان کے عوامی دھرنوں اور مظاہروں کے دوران اس وقت کے حکمران ان کے خلاف استعمال کیا کرتے تھے۔

جہاں تک فیصلہ کے قانونی نکات کی بات

تحفظ ناموس رسالت.... ہم سب کی ذمہ داری

کراچی رپورٹر.... (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) ۳۱ راکتوبر ۲۰۱۸ء کو جب سپریم کورٹ نے آسیہ ملعونہ کی بریت کا فیصلہ سنایا تو ہمارے جامعہ بنوری ٹاؤن کے فاضل مولانا محمد عثمان بلوچ، مولانا محمد شاہد بلوچ اور دوسرے بہت سے ساتھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش پہنچے تاکہ جماعت کی طرف سے موقف اور آئندہ کے لائحہ عمل سے متعلق راہنمائی حاصل کی جائے۔ اس وقت دفتر ختم نبوت کے ذمہ داران ہنگامی پریس کانفرنس کی تیاری کر رہے تھے۔ مولانا عثمان اور مولانا شاہد نے اپنے علاقے کے ساتھیوں مولانا عبدالحفیظ، مولانا معاویہ، مفتی محمد، حافظ محمد قیس، حافظ محمد معراج، اصلاح الدین، بھائی محمد صدیق، حافظ محمد سلمان، بھائی عبدالرزاق سے مشورہ کیا، یہ طے پایا کہ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ عوام الناس کو بھرپور طریقے سے اس کیس کے بارے میں آگاہ کیا جائے اور آسیہ ملعونہ کی پھانسی تک بھرپور احتجاج کیا جائے۔ چنانچہ ساتھیوں نے جمعرات کی مرکزی ریلی میں علماء اور طلباء کے ساتھ شرکت کی، جس میں حسن اولیاء ویلج ریکسر لائن اور حسن لشکری کراچی کے طلباء امیر حمزہ، محمد یسیر، محمد اویس، محمد ربانی، محمد حسین، محمد اسامہ، محمد ثاقب، حافظ حبیب الرحمن، مولانا نجیب، حافظ محمد حمزہ، حافظ محمد اویس اور محمد سلمان داد محمد معز ور (؟)، کے باوجود پیدل مارچ کر کے پریس کلب پہنچے اور احتجاجی ریلی میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں محمد عدنان، عبداللہ، محمد اکرم، محمد عیسیٰ، محمد اسامہ، ذوالنورین، مولانا محمد انور، مولانا محمد عثمان غنی، محمد عمر، محمد بجار، محمد ضرار، محمد معوذ، عبدالماجد، محمد شیراز نے یہ عزم کیا کہ جب تک ہم زندہ ہیں، تحفظ ناموس رسالت اور ختم نبوت پر جان بھی قربان ہے۔ جامع مسجد حبیبہ ریکسر لائن کے خطیب مولانا رضوان اللہ نے بھی لوگوں کے سامنے آسیہ کیس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ہے اس پر تو قانونی ماہرین ہی بہتر طور پر اظہار رائے کر سکتے ہیں اور ہمارے خیال میں ملک کے ممتاز ماہرین قانون کو ایسا ضرور کرنا چاہئے۔ مگر فیصلہ کے بعد سے اب تک سوشل میڈیا پر اس حوالہ سے بحث و مباحثہ کا ماحول دیکھ کر ہمیں کچھ زیادہ تعجب نہیں ہوا کہ سیکولر دانشور اور ان کے ہمنوا حلقے کس ''مہارت'' کے ساتھ قلابازیاں کھا رہے ہیں اور یہ تکنیک ان کا معمول بنتی جا رہی ہے کہ جب قرآن کریم کے کسی صریح حکم پر عملدرآمد کی بات کی جائے تو وہ معاشرتی تقاضوں اور سماجی ضروریات کی ڈھال ہاتھ میں لے کر دہائی دینا شروع کر دیتے ہیں کہ موجودہ وقت کا سماجی ماحول اور معاشرتی تقاضے اس کے متحمل نہیں ہیں، لیکن جب ان سے مسلمانوں کے معاشرتی ماحول اور سماجی نفسیات کی کوئی بات کہی جائے تو وہ قانونی موشگافیوں اور شریعت کی من مانی تعبیرات کی اوٹ میں چلے جاتے ہیں، اور یہ بات اس طرح محسوس ہونے لگی ہے کہ ان کے نزدیک سماج اور معاشرت صرف وہی ہے جو مغرب میں ہے، جبکہ مسلمانوں کا معاشرتی ماحول اور سماجی تقاضے ان کے خیال میں کسی اہمیت کے مستحق نہیں ہیں۔

بہرحال اس تناظر میں ہم محترم وزیر اعظم سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ:

وہ دھمکیوں کی زبان استعمال کرنے کی بجائے لوگوں کو دلیل اور منطق کے ساتھ سمجھانے کا کوئی طریقہ اختیار کریں جس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر سپریم کورٹ میں اس فیصلے پر نظر ثانی کے لئے اپیل کی گنجائش موجود ہے تو حکومت خود یہ اپیل دائر کرے اور اس کیس کے شرعی، قانونی، سماجی اور معاشرتی تقاضوں پر ایک بار پھر وسیع تناظر میں بحث و مباحثہ کا اہتمام کرے۔

محترم عمران خان کو شکوہ ہے کہ ان کے سیاسی مخالفین اس مسئلہ کو ایشو بنا رہے ہیں تو سوال یہ ہے کہ وہ اپنے سیاسی مخالفین کے ہاتھ میں اتنا بڑا ہتھیار کیوں دے رہے ہیں اور خود اسے حل کرنے کی طرف پیشرفت کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ بطور وزیر اعظم یہ ان کی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔

وزیر اعظم محترم نے ریاست کی رٹ کی بات کی ہے جو بالکل درست ہے، ہم خود بھی ریاست کی رٹ کو کسی بھی حوالہ سے چھیڑنے کے خلاف ہیں اور ہمارے خیال میں کوئی اسے چھیڑ بھی نہیں رہا کیونکہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پر امن احتجاج ہر شہری کا حق ہے جسے مختلف حلقے استعمال کر رہے ہیں۔ البتہ وزیر اعظم محترم چونکہ ''ریاست مدینہ'' کی بات کیا کرتے ہیں جو ہمیں بہت اچھی لگتی ہے اس لئے ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب ''ریاست مدینہ'' کی حکمرانی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سنبھالی تھی تو اپنے پہلے خطاب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر میں بطور حکمران اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق چلوں تو میری اطاعت تم پر واجب ہے اور اگر میں اس سے ہٹ جاؤں تو تم میرے پابند نہیں ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست مدینہ میں رعایا اور ریاست کے درمیان وفاداری اور کمٹمنٹ کی بنیاد قرآن و سنت تھی، اس لئے مسلم ریاست کو رعایا سے اطاعت کا تقاضہ ضرور کرنا چاہئے اور یہ ریاست و حکومت کا جائز حق ہے لیکن قرآن و سنت کے احکام کے حوالہ سے خود حکومت کی بھی کوئی ذمہ داری ہے جو دستور پاکستان میں واضح ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل نے ان تمام مروجہ قوانین کی نشاندہی کر رکھی ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں تبدیلی اور اصلاح کے محتاج ہیں۔ یہ دو طرفہ معاملہ ہے اور دو طرفہ ہی چلے گا تو بات آگے بڑھے گی اس لئے کہ ''تالی دو ہاتھوں سے بجتی ہے'' جبکہ ایک ہاتھ سے بجنے والا تھپڑ ہوتا ہے، آخر یہ قوم کب تک تھپڑ کھاتی رہے گی؟

(روزنامہ اسلام لاہور، ۲ نومبر ۲۰۱۸ء)

ہمارے نبی ﷺ .... ظفر جنگپوری

مقتدر، مفتخر ہیں ہمارے نبی ﷺ — محتشم، کس قدر ہیں ہمارے نبی ﷺ
ان کے قدموں پہ کسریٰ و قیصر جھکے — محترم تاجور ہیں، ہمارے نبی ﷺ
ہیں وہ ختم رسل، سرور انبیاء علیہم السلام — حق کے محبوب تر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
جن کے جلووں سے شمس و قمر ہیں خجل — وہ حسیں، خوب تر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
ان سے کونین میں کوئی افضل نہیں — یعنی خیر البشر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
دعوتِ حق وہ لے کر جہاں میں پھرے — حق کے پیغامبر ہیں، ہمارے نبی ﷺ

راہِ حق میں ظفریاب اور کامراں
اے ظفر، کس قدر ہیں، ہمارے نبی ﷺ

بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیجیے!

مفتی تنظیم عالم قاسمی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد قرآن کریم نے تزکیۂ قلب بیان کیا ہے، ارشاد باری ہے:

''ھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ.'' (سورہ جمعہ، آیت:۲)

ترجمہ: ''وہی ہے وہ ذات جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں کا ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کو پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

تزکیۂ قلب دل کی پاکی کو کہا جاتا ہے یعنی انسان کے دل و دماغ کو بے حیائی اور دنیوی آلائشوں سے پاک کرکے اس میں خوف آخرت اور اللہ کی محبت پیدا کی جائے، عام طور پر انسانی نفوس کا رجحان ان چیزوں کی طرف ہوتا ہے جو شریعت کے خلاف ہیں، جن میں نفس کو لطف اور مزہ آتا ہے، ان رجحانات کو موڑ کر نفس کو رشد و ہدایت اور خیر پر لگانے کی محنتوں کو تصوف و سلوک اور تزکیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، شریعت میں تزکیے کی بڑی اہمیت ہے، اس لیے کہ اگر انسان کا دل پاک ہو جائے، سوچ و فکر قرآنی اصول کے سانچے میں ڈھل جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرہ صالح اور نیک نہ ہو، زنا کاری، شراب نوشی، ظلم و زیادتی، چوری، ڈاکہ زنی اور ہزار طرح کے جرائم اس لیے وجود میں آتے ہیں کہ دل میں اللہ کا خوف ہے اور نہ آخرت پر یقین، خدا کی قدرت اور وجود کا تصور بلاشبہ بڑے سے بڑے گناہ کے عادی انسان کے ہاتھوں غیر مرئی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں لگا دیتا ہے، پھر وہ اس طرح سنور جاتا ہے کہ رات کے سناٹے میں بھی اس کا ذہن کسی برائی کی طرف نہیں جاتا، دولت کے خزانے میں بھی رہ کر دل میں خیانت کا تصور نہیں آتا۔ بے حیائی کے تمام اسباب و وسائل موجود ہوں، پھر بھی طبیعت اس پر آمادہ نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے تزکیۂ قلب پر بڑا زور دیا ہے۔ سورہ الاعلیٰ آیت ۱۴ میں ارشاد فرمایا گیا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ''تحقیق کہ وہ شخص کامیاب ہو گیا، جس نے اپنا تزکیہ کیا'' یہی مفہوم سورۃ الشمس آیت ۹ میں ان کلمات میں بیان کیا گیا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا ''بلاشبہ وہ آدمی کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو سنوارا اور ناکام ہوا جس نے اس کو خاک میں ملایا یعنی خواہشات نفس کی پیروی کی'' ان دونوں آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی اور فوز و صلاح تزکیۂ قلب کے ساتھ مربوط ہے، دل پاک و صاف ہے تو اخروی نعمتیں استقبال کریں گی، دنیا میں سکون و اطمینان، رعب و دبدبہ، عزت اور بلند مقام تو حاصل ہوگا ہی اسی کے ساتھ جنت کی ابدی راحت رساں چیزیں سامنے حاضر ہوں گی، وہ جب اور جس طرح چاہے گا کھائے گا اور مزے لے گا، اللہ کی رضامندی اس کو مکمل طور پر حاصل ہوگی۔

عرب قوم جس کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی، پلے، بڑھے اور جوان ہوئے یقیناً وہ ایک خونخوار اور جنگجو قوم تھی، تہذیب و تمدن سے نابلد، برائیوں کے خوگر، معرفت الٰہی سے کوسوں دور اور طبیعت کے اعتبار سے انتہائی سخت اجڈ اور گنوار تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم نے ان کو ایسا بدلا کہ ساری دنیا کے لئے وہ ہدایت کے چراغ بن گئے، جو پہلے گنوار تھے مہذب بن گئے، مشرک تھے موحد ہو گئے، سخت تھے نرم ہو گئے، جو پہلے بے حیثیت تھے وہ دنیا کے امام بن گئے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو صدیقیت کا مقام نہ ملتا، اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب نہ ہوتی، حضرت عمر فاروقؓ کو فاروق، حضرت عثمان غنیؓ کو غنی اور ذوالنورین (دو روشنی والے) اور حضرت علیؓ کو شیر خدا کا خطاب اور اعزاز رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور محبت کا اثر ہے، حضرت بلال حبشیؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ عرب کے باہر سے

تشریف لائے، کوئی تعارف اور شناسائی نہیں، پہلے غلام تھے لیکن اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وصحبت نے انہیں وہ مقام عطا کیا کہ تمام مسلمانوں کے وہ چہیتے اور سردار بن گئے۔ بقول کسی شاعر۔

خود نہ تھے جو راہ پہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین اور پھر اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی مجالس اور صحبت میں وہ تاثیر پائی جاتی ہے جس سے سخت سے سخت انسان کا دل بھی موم بن جاتا ہے، اللہ کا خوف اور آخرت کی تڑپ پیدا ہوتی ہے، انسانوں کے اندر تکبر ہے، حسد ہے، بغض ہے، حبّ دنیا ہے، آخرت سے بے فکری ہے، گناہوں سے دلچسپی ہے، اس طرح کے تمام گندے اوصاف شیطانوں کے مکروفریب اور ان کے بہکاوے سے پیدا ہوتے ہیں، صلحاء اور بزرگان دین مدتوں ریاضت سے جن کے نفوس منجھے ہوئے ہوتے ہیں، وہ شیطان کے مکروفریب کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان بزرگوں کی صحبت جو اختیار کرتا ہے اور ان کے توسط سے جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے یہ نفوسِ قدسیہ ان کو شیطان اور نفس سے بچنے کی تدبیریں بتاتے ہیں، اگر ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو بہت جلد نفس کے عیوب اور رزائل کا ازالہ ہوجاتا ہے اور ان کی فیض صحبت سے انسان اخلاق فاضلہ، معرفت الٰہی، خوف خدا، آخرت کی طرف رغبت کی صفات سے متصف ہوتا ہے۔ پھر وہ کہیں بھی رہے اللہ کی قوت گرفت کا احساس ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اس کو صوفیا کی اصطلاح میں تصوف وسلوک کہا جاتا ہے۔

تصوف وسلوک اور تزکیۂ قلب دونوں ایک چیز ہے، جب دل پاک ہوگا تو خود بخود اللہ کی طرف میلان بڑھے گا، خدا سے قرب دل کی صالحیت پر موقوف ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ سے کسی نے پوچھا کہ یہ تصوف کیا بلا ہے؟ حضرت نے فرمایا: اس کی ابتدا: ''انما الاعمال بالنیات'' (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) سے ہے اور انتہا ''ان تعبد اللہ کانک تراہ'' (اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم

تصوف کا مقصود اصلی شریعت پر چلنا ہے، شریعت کو چھوڑ کر طریقت کی کوئی حیثیت نہیں، حضرات مشائخ نے جو اصلاح نفس کے لئے کچھ تدبیریں اور طریقے تجویز کئے ہیں یہ مقاصد نہیں، وسائل ہیں، ان کی صحبت اور نظروں میں رہ کر آدمی کامل انسان بنتا ہے جس کا خدا نے حکم دیا ہے اور شریعت میں جو مطلوب ومقصود ہے۔

اسے دیکھ رہے ہو) پر ہے، بظاہر یہ صرف دو جملے ہیں مگر تصوف وسلوک کا خلاصہ اس میں بیان کردیا گیا ہے۔ یعنی انسان ہزار عمل کرے، اگر نیت درست نہیں ہے تو کوئی بھی عمل مفید نہیں، اس لئے تصوف کے طالب علم کو سب سے پہلے تصحیح نیت کی ترغیب دی جاتی ہے، یہاں سے اس کے سفر کا آغاز ہوتا ہے، جب نیت درست ہوگئی تو اللہ کی رحمتوں کا نزول شروع ہوجاتا ہے، معرفت الٰہی کا یہ راستہ انسان کو اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے کہ عبادت کرتے ہوئے معبود کو گویا وہ اپنی نظروں سے دیکھ رہا ہے، کسی کو جب یہ مقام حاصل ہوجائے تو پھر اس کی شرافت وسعادت کا کیا کہنا، تصوف کا مقصود اصلی شریعت پر چلنا ہے، شریعت کو چھوڑ کر طریقت کی کوئی حیثیت نہیں، حضرات مشائخ نے جو اصلاح نفس کے لئے کچھ تدبیریں اور طریقے تجویز کئے ہیں یہ مقاصد نہیں، وسائل ہیں، ان کی صحبت اور نظروں میں رہ کر آدمی کامل انسان بنتا ہے جس کا خدا نے حکم دیا ہے اور شریعت میں جو مطلوب ومقصود ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ پہلے کے مقابلے میں آج مصروفیت بڑھتی جارہی ہے، وقت تنگ ہوگیا ہے، لوگوں کو اتنی فرصت نہیں کہ از خود تصوف وسلوک کی راہ پر چل کر کامیابی حاصل کریں، یہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ اہل دل علماء، صلحاء اور اولیاء اللہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا جائے، ان کی رہنمائی اور قرآن وسنت کی روشنی میں دیئے گئے خطوط پر عمل آوری سے ایک شخص بہت جلد اس راہ کی مسافت کو طے کرسکتا ہے۔ جب بھی وقت ملے فرصت پاکر بزرگان دین کی مجالس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ اللہ کے ولی کا اللہ سے بڑا قرب ہوتا ہے، ان کے مجاہدہ و ریاضت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مجالس، صحبت اور نظروں میں تاثیر رکھی ہے، جو محض مطالعہ، وعظ وتقریر، مال وزر یا شخصی محنت سے حاصل نہیں ہوسکتی، مشہور شاعر اکبر الٰہ آبادی نے اس مفہوم کو اس طرح ادا کیا ہے:

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

پاکستان کے مشہور عالم دین حضرت مولانا

حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہ نے ایک موقع پر فرمایا:

’’آج ہمارا حال مختلف ہے، اللہ والوں کی مجلس سے ہم بھاگتے ہیں، ہم جس ماحول میں رہتے ہیں وہ گناہ وعصیان کا ماحول ہے، گردوپیش سے عام انسان تو عام انسان ہے، ’’ولی‘‘ بھی متاثر ہو جاتا ہے، سینما اور گانوں کی آواز، دنیا کی فحاشی یہ سب کچھ انسان کو متاثر کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کا عاد وثمود کی بستی سے جب گزر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ چھپالیا اور صحابہ کو جلدی سے گزر جانے کے لئے فرمایا، دیکھئے ماحول کا اثر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اگر اثر کا خوف نہ ہوتا تو جلدی سے کیوں گزرتے؟ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بُرے ماحول سے کٹ کر اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھو، نورانیت پیدا ہوگی اور اچھے اثرات پڑیں گے۔‘‘

(باتیں ان کی یاد رہیں گی، صفحہ ۵۳، از مولانا محمد رضوان القاسمیؒ)

یہ واقعہ ہے کہ انسان جس طرح کی صحبت اختیار کرتا ہے، مزاج، طبیعت، رجحان ویسے ہی بن جاتے ہیں، بزرگوں کی صحبت میں اگر کوئی مکمل بزرگی اختیار نہ بھی کرے، پھر بھی کچھ دیر کے لیے ہی سہی ضرور اس کے دل میں آخرت کی فکر پیدا ہوگی، اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی محسوس ہوگی اور دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوگا، بزرگوں کی نظر میں وہ کیمیائی اثر ہے جو بہت جلد انسان کو متاثر کرتا ہے، گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں اور نیکوکار کی رفتارِ عمل دوچند ہو جاتی ہے۔ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نے اس کی چار وجوہات بیان کی ہیں جو یقیناً پڑھنے کے قابل ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا: اہل اللہ کی صحبت اختیار کیجئے ان کی صحبت بابرکت سے چار وجہوں سے فیض حاصل ہوتا ہے:

(۱) پہلی وجہ نقل ہے، یعنی انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے نقال واقع ہوا ہے، جب آپ اہل اللہ کی صحبت میں رہیں گے اور شب وروز ان کے طریقۂ مناجات، ان کے طریقۂ فریاد ان کے آداب واخلاق اور خدا کے حضور ان کے رونے اور گڑگڑانے اور نالۂ نیم شبی کو دیکھیں گے تو ممکن نہیں کہ آپ ان صفاتِ عالیہ کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کی نقال طبیعت یقیناً ان اعمال میں نقل کی سعی کرے گی۔

> اللہ کے ولی کا اللہ سے بڑا قرب ہوتا ہے، ان کے مجاہدہ وریاضت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مجالس، صحبت اور نظروں میں تاثیر رکھی ہے، جو محض مطالعہ، وعظ وتقریر، مال وزر یا شخصی محنت سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

(۲) دوسری وجہ صحبت کی عام برکت ہے۔ اگر کوئی اہل اللہ کی صحبت میں بغیر کسی خاص ذہن وفکر کے آئے اور کوئی غرض بھی نہ ہو جب بھی وہ اس کی برکت محسوس کرے گا اور آہستہ آہستہ ان کی مقناطیسی شخصیت اپنی طرف کھینچتی رہے گی۔

(۳) تیسری وجہ معرفت ہے۔ یعنی ان کی صحبت سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ نفس اور شیطان سے مقابلہ کرتے ہوئے اسے کس طرح مغلوب کیا جائے؟ ان کی صحبت سے اس کا فن آتا ہے۔ نفسانی اور شیطانی مکروفریب سے ایک انسان خوب واقف ہو جاتا اور ان سے بچنے کی تدبیروں سے اچھی طرح آگاہ ہو جاتا ہے۔

(۴) چوتھی وجہ دعا ہے، یعنی یہ جہاں ساری اُمت کے لئے دعا کرتے ہیں وہاں خصوصیت کے ساتھ اپنے متعلقین اور مُردوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں ان کی مخلصانہ دعا بہرحال قبولیت کی تاثیر رکھتی ہے۔

ان چار وجوہ کے علاوہ مولانا رومیؒ ایک اور وجہ بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ دلوں میں سے دلوں میں خفیہ راستے ہوتے ہیں۔ غیر مرئی طور پر اللہ والوں کے دلوں کی ایمانی طاقت ان کے ہم نشینوں پر اثر کرتی ہے، اور ان کے طاقتور یقین کا نور ان کے جلیسوں کے ضعیف اور کمزور یقین کو توانائی بخشتا اور نورانی بناتا رہتا ہے۔

مولانا رومیؒ اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو، دو چراغ ہوتے ہیں، ان کا وجود اور جسم ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے مگر فضاء میں دونوں کے نور ایک ہوتے ہیں، ان میں کوئی علیحدگی نہیں ہوتی اسی طرح اللہ والے کا جسم اور تمہارا جسم تو الگ الگ ہے مگر ان کے دل کا نور تمہارے ضعیف نور کو کامل کر دے گا اور درمیان میں جسم حائل نہیں ہو سکے گا۔

(باتیں ان کی یاد رہیں گی صفحہ ۱۳۸)

لیکن واضح رہے کہ کسی بھی مرشد اور اللہ کے ولی کی صحبت سے اسی وقت فائدہ ہوسکتا ہے جبکہ استفادے کی سچی تڑپ ہو، اس کے لیے ان بزرگوں کے کڑوے کسیلے جملے بھی سننے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کرنا ہوگا، طالب علم اگر معلّم کی سختی برداشت نہ کرے تو علم حاصل نہیں ہوسکتا،

تصوف کی کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے کو کسی کامل اور ماہر کے حوالے کیا، ان کی حالت ہی بدل گئی۔

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ جب خانقاہ تھانہ بھون میں تھے کچھ بے اصولی کی بناء پر حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے حضرت خواجہ صاحب کو خانقاہ سے نکال دیا۔ ان کے اندر سچی تڑپ اور محبت تھی۔ یہ پھاٹک سے نکل کر فٹ پاتھ پر لیٹ گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کو حضرت تھانویؒ نے جب نکال دیا ہے تو اب آپ اپنے گھر چلے جایئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو ان کی جگہ نہیں ہے، یہ جگہ تو سرکاری ہے، میں یہاں سے کیوں چلا جاؤں اور ایک شعر پڑھا کرتے کہ:

اُدھر وہ در نہ کھولیں گے
اِدھر میں در نہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے
کہیں ان کی کہیں میری

غرض کہ حضرت خواجہ صاحب پر حضرت تھانویؒ کو پھر ترس آیا کہ بے چارے کے اندر سچی طلب ہے۔ پھر چند ہی دنوں کے بعد جب تاج خلافت لئے ہوئے خانقاہ سے نکل رہے تھے تو یوں فرماتے ہوئے گئے کہ:

نقش بتاں مٹایا دکھایا جمال حق
آنکھوں کو آنکھ دل کو میرے دل بنادیا
آہن کو سوزِ دل سے کیا نرم آپ نے
نا آشنائے درد کو بسمل بنادیا
مجذوب در سے جا رہا دامن بھرے ہوئے
صد شکر حق نے آپ کا سائل بنادیا

حضرت خواجہ عزیز الحسنؒ، حضرت تھانویؒ کے معتمد اور مخصوص خلفاء میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت تھانویؒ کے انتقال کے بعد تین جلدوں میں "اشرف السوانح" کے نام سے کتاب تصنیف کی، جس کو پہلی مرتبہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب حضرت تھانویؒ کی سیرت پر ہے جو ان کی سیرت پر لکھی گئی تمام کتابوں میں کلید کی حیثیت رکھتی ہے، خواجہ عزیز الحسنؒ کو سچی تڑپ تھی، اس لئے گیٹ کے باہر نکالے جانے پر بھی اپنے مرشد کا دامن نہیں چھوڑا، اگر وہ برہم ہو کر یا عزت نفس کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے حضرت تھانویؒ کا در چھوڑ کر چلے جاتے تو انہیں خلافت ملتی اور نہ ہی یہ اعزاز حاصل ہوتا۔

بعض لوگ یہ کہہ کر اس مسئلہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اب ویسے بزرگ کہاں جو پہلے تھے، چاہنے کے باوجود بھی اولیاء اللہ کی صحبت آج میسر نہیں، یہ سوچ سراسر شیطانی دھوکہ ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ اولیاء اللہ اور صلحاء ہر زمانے میں ہوتے رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے، سورہ توبہ آیت ۱۱۹ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور صادقین کی صحبت اختیار کریں، اگر سچے لوگ ہر زمانے میں پیدا نہ کئے جائیں تو یہ ایسا حکم ہوا جس کی تکمیل پر انسان قادر نہیں، اور ایسا حکم ایک کامل حکیم کی طرف سے نہیں دیا جاسکتا، اس لئے معلوم ہوا کہ صادقین، صلحاء، اولیاء اللہ کا وجود ہر زمانے میں رہے گا، ان کو ڈھونڈنا اور سچی تڑپ کے ذریعہ ان تک پہنچنا ہماری ذمہ داری ہے۔ مولانا رومیؒ نے فرمایا کہ لیلیٰ کا جب انتقال ہوا تو مجنوں کو خبر نہیں ہوئی تھی، بعد میں قبرستان پہنچا تو ہر قبر کی مٹی سونگھتا پھر رہا تھا۔ لیلیٰ کی قبر کی مٹی سونگھتے ہی وہ دیوانہ وار کہنے لگا "یہی ہے، یہی ہے۔" عشق و محبت کی بنیاد پر مٹی کی بو سونگھ کر اس نے لیلیٰ کی قبر کا پتہ لگالیا۔ اسی طرح اگر کسی کو سچی پیاس اور تلاش ہو تو اللہ والوں کے جسموں کی خوشبو سونگھ کر اللہ والوں کو پہچانا جاسکتا ہے، ہاں اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ زمانہ کے انحطاط کے ساتھ ولایت میں بھی انحطاط پیدا ہوا ہے، پہلے طالبین کامل تھے تو اولیاء اللہ جنید بغدادی اور حسن بصری کی شکل میں تھے، جب طلب صادق میں کمی آئی تو ولایت کا درجہ بھی کم ہوا، اس زمانہ میں اگر جنید بغدادی جیسا کوئی ولی ڈھونڈا جائے تو فضول ہوگا۔ ہمارے لئے آج جنید بغدادی وہ صلحاء ہیں جن کی صحبت سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، آخرت کی فکر پیدا ہو، دنیا کی محبت کم ہونے لگے اور اعمال و اخلاق درست ہونے لگے، اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ یہ اللہ والا ہے۔ اس کی صحبت سے مجھے ضرور فائدہ ہوگا اور ایسے لوگوں کی آج بھی کمی نہیں، بعض بزرگوں نے اولیاء اللہ کی پہچان یہ بتائی ہے کہ وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوں یعنی کسی کرامت کا ظہور بزرگی کے لئے لازم نہیں۔ فرائض و واجبات کے ساتھ مکمل طور پر سنت کی پابندی ولایت کو جانچنے کے لئے کافی ہے، بہرحال ولی کامل ہو یا ناقص ہم جیسے گنہگاروں کے لیے ان کی صحبت اور نظر کرم فائدے سے خالی نہیں، کاش! مسلمان دنیاداروں سے اپنی نگاہ اور توجہ کو پھیر کر اہل اللہ اور صلحاء کی طرف مرکوز کر دیں، ان کی صحبت اختیار کریں اور ان سے اصلاحی تعلق قائم کریں کہ اس کے بغیر اصلاح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ☆☆

قادیانی فتنہ

پس منظر اور پیش منظر

محمود راجا، سجاول

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ”اگر کسی بھی شخص میں ایک سو میں سے ننانوے کفر کی صفات پائی جاتی ہوں اور ایک صفت بھی کامل ایمان کی پائی جائے، اس مسلمان کو میں کافر نہیں کہہ سکتا اور اگر کوئی کذاب نبوت کا دعویٰ کرے اور کوئی مسلمان اس کذاب مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل یا معجزہ طلب کرے اس کو میں مسلمان نہیں کہہ سکتا کیونکہ ایک مسلمان کے لئے عقیدۂ ختم نبوت اتنا اہم ہے کہ اس میں ذرہ برابر شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے عظیم شاگرد مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ جنہوں نے ہندوستان میں قادیانی فتنہ کے خلاف بہت بڑی جدوجہد کی، فرماتے تھے کہ ”اس امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ ”قادیانی فتنہ“ ہے۔ کیونکہ قادیانی باوجود منکرین ختم نبوت ہونے کے اور باوجود ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کے، اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور جو بھی مسلمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھنے والا ہو اس کو کافر اور جہنمی سمجھتے ہیں۔“

قادیانی فتنہ کی ابتداء:

ستمبر ۱۸۵۷ء میں جب کہ شاملی کے میدان میں مشائخ دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی قیادت میں فرنگی سامراج کے خلاف برسرپیکار تھے، اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی گوشہ گمنامی میں سن شعور کی لیل ونہار کو ایک کھلی گمراہی کے حوالہ کر رہا تھا۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ مستقبل قریب میں انگریز سامراج اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے قادیان کے ایک شاطر دجال کو جھوٹی نبوت کا سہرا باندھے گا۔ بھلا ہو ملک وملت کے ان پاسبانوں کا جن کو اللہ تعالیٰ نے فراست اور کشفِ ایمانی کی عظیم دولت سے نوازا تھا، انہوں نے وقت سے پہلے اس فتنہ کے ظہور کا ادراک کیا اور امت مسلمہ کی راہنمائی کر کے ان کے ایمان کی سلامتی کو یقینی بنایا۔ بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا شمار ان قدسی صفات لوگوں میں ہے جنہوں نے اپنی انچاس سالہ زندگی میں مختلف فتنوں اور طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کیا۔ قادیانی فتنہ کا ظہور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی وفات کے ایک سال بعد ہوا، جس وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے ”براہین احمدیہ“ کے نام سے کتاب لکھی اور رفتہ رفتہ دعاوی کا سلسلہ شروع کیا، جس کی انتہا نبوت کے دعویٰ پر ہوئی۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مبارک قلب کو اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے متوجہ کیا تھا جبکہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر معروف اور مشہور رسالہ ”تحذیر الناس“ لکھا، جس میں مسئلہ ختم نبوت کو منطقی اور فلسفی انداز میں واضح کیا (اکابرین دیوبند میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ختم نبوت پر علماء دیوبند کو، علماء امت کو انوکھے دلائل فراہم کیے، بلکہ قادیانی جو کہ اجرائے نبوت کے قائل تھے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج کر کے ان کے کافر ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد حالات کی نزاکت کی وجہ سے امام حریت شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حجاز مقدس کی طرف ہجرت کر کے حرم مکی میں سکونت پذیر ہوئے، ہندوستان سے متوسلین اور عقیدتمندوں کی آمد ورفت شروع ہوگئی اور ہجوم عاشقان سے مکہ کی سرزمین آباد ہونے لگی۔ اسی دوران راولپنڈی کی معروف روحانی شخصیت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ حج کی سعادت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے، وہاں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی زیارت کی اور تبرکاً بیعت بھی ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے مکہ مکرمہ میں مستقل رہنے کی خواہش ظاہر کی تو ان سے حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے فرمایا کہ: ”ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے، آپ ہر حال میں وہاں جائیں اگر بالفرض وہاں آپ خاموش بھی بیٹھے رہے تب بھی یہ فتنہ بڑھ نہیں سکے گا۔“ قادیانی فتنہ اپنے حقیقی روپ میں ۱۹۰۱ء میں ظاہر ہوا، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مستقل صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا، لیکن دارالعلوم دیوبند کے مرشد

ومربی حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے بطورِ کشف بہت پہلے وادیٔ بطحاء سے اس فتنہ کے ظہور کی پیشینگوئی فرمائی اور علماء امت کو اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی جب اپنے سلسلہ دعاوی میں منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھا، اس وقت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اعلیٰ اور مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ صدرالمدرس تھے، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ بھی صاحب کشف عالم دین تھے، ان کو کہا گیا کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تحریری فتویٰ صادر فرمائیں اور اس تحریر اور توضیح کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف دوسرا فتویٰ اس وقت جاری کیا جبکہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ رئیس المدرسین تھے۔ یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند کے فاضل قدیم اور آٹھ سال تک وہاں پر فرائض تدریس اور تین سال تک افتاء کی خدمات سرانجام دینے والے حضرت مولانا محمد سہولؒ نے ''القول الصحیح فی مکائد المسیح'' کے نام سے فتویٰ تحریر فرمایا۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام ماننے والوں کو گمراہ، ملحد اور اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔ اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ سمیت تمام اکابرین دیوبند اور مشاہیر ہند نے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ اس فتویٰ کے بعد حضرت شیخ الہندؒ کے تمام اجل تلامذہ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جو کہ علم وفضل، زہد وتقویٰ کے شمس و قمر تھے۔ دفاع ختم نبوت اور قادیانی فتنہ کے خلاف میدان عمل میں اترے، مذکورہ تینوں حضرات حضرت شیخ الہندؒ کے علوم وافکار اور سیاسی تحریکات میں صف اول کے راہنما شمار ہوتے تھے۔ طویل مدت تک علماء امت قادیانی فتنہ کے خلاف انفرادی اور ذاتی حیثیت سے جدوجہد کرتے رہے۔ ۱۹۳۰ء میں لاہور میں ''انجمن خدام الدین'' کے روحانی اجتماع کے موقع پر جس میں پورے ہندوستان سے پانچ سو کے قریب علماء کرام نے شرکت کی، علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف منظم کام کے لئے قائد احرار سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے حوالہ کرتے ہوئے شاہ صاحبؒ کے ہاتھوں پر بیعت کرکے انہیں ''امیر شریعت'' کے لقب سے نوازا۔ امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اکابرین دیوبند کے اعتماد اور ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے پورے ملک ہندوستان کے دورہ کرکے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے فتنہ سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔

قیام پاکستان سے قبل کی قادیانی سازشیں:

انگریز دور کے آئی ایس ایس کے عہدیدار اور پاکستان میں صدر ایوب خان کے دور حکومت تک صدر کے پرسنل سیکریٹری اور مختلف عہدوں پر رہنے والے ''قدرت اللہ شہاب'' اپنی معروف کتاب ''شہاب نامہ'' کے ایڈیشن ساتواں ۲۰۱۶ء صفحہ ۲۳۶ پر رقم طراز ہیں:

''۲۵ر جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں فیئر ویو نامی دو منزلہ عمارت میں ایک میٹنگ کے نتیجہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی گئی، اس میٹنگ میں جو حضرات شامل تھے ان میں علامہ اقبالؒ، نواب سر ذوالفقار علی، خواجہ حسن نظامی، عبدالرحیم درد، سیّد حبیب اسماعیل غزنوی، صاحبزادہ عبداللطیف اور اے آر ساغر کے نام سرفہرست تھے، چند دیگر حضرات کے علاوہ کشمیر کا ایک نمائندہ غالباً میرک شاہ بھی اس میٹنگ میں شریک ہوا۔ بدقسمتی سے صدارت مرزا بشیرالدین قادیانی نے کر ڈالی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر بھی خود بن بیٹھا۔ یہ قادیانیوں کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی، اس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی مرزا بشیرالدین محمود قادیانی نے ہر کس عام وخاص کو یہ تاثر دینا شروع کیا کہ اس کی صدارت میں اس کمیٹی کو قائم کرکے ہندوستان بھر کے سرکردہ مسلمان اکابرین نے ان کے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہر تصدیق ثبات کردی ہے۔ اس شرانگیز پروپیگنڈا کے جلو میں قادیانیوں نے انتہائی عجلت کے ساتھ اپنے مبلغین کو جموں و کشمیر کے طول وعرض میں پھیلانا شروع کردیا تاکہ وہ ریاست کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر انہیں اپنے خود ساختہ ''نبی'' کا حلقہ بگوش بنانا شروع کردیں۔ یہ مہم کافی کامیاب رہی، کئی دوسرے مقامات کے علاوہ خاص طور پر شوپیاں میں مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد ''قادیانی'' بن گئی۔ پونچھ کے شہر میں بھی مسلمانوں کی اکثریت نے ''قادیانی'' مذہب اختیار کرلیا۔ یہ خبر سنتے ہی رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پونچھ شہر پہنچے اور اپنی خطیبانہ آتش بیانی سے قادیانیت کے ڈھول کا ایسا پول کھولا کہ شہر کی جو آبادی مرزائی بن چکی تھی، تقریباً ساری کی ساری تائب ہوکر از سرنو مشرف بہ اسلام ہوگئی۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کی آڑ میں مرزا بشیرالدین محمود کی یہ چالبازیاں اور حرکات دیکھ کر علامہ اقبال نے

شملہ والی کمیٹی سے اپنی علیحدگی کا اعلان کردیا، اس کے بعد انہوں نے کشمیر کے متعلق اس تحریک کی اعانت اور سرپرستی شروع کردی جو کہ مجلس احرار نے بطور خود نہایت جوش و خروش سے شروع کررکھی تھی۔“

آگے قدرت اللہ شہاب صاحب صفحہ ۲۴۷ پر رقم طراز ہیں:

”علامہ اقبال کی سرپرستی میں تحریک کشمیر کمیٹی کی راہنمائی مرزا بشیرالدین محمود کی کشمیر کمیٹی سے نکل کر مجلس احرار میں آگئی تو قادیانیوں نے متوازی خطوط پر اپنی کمیٹی چلانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے، لیکن احراریوں کے مقابلے میں ان کی دال نہ گل سکی، کسی وجہ سے جس کا مجھے علم نہیں قادیانی عرصہ دراز سے کشمیر پر اپنا تسلط جمانے کا خواب دیکھتے چلے آئے ہیں۔ ریاست میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی ایجی ٹیشن میں انہیں غالباً اپنے اس خواب پریشان کی تعبیر نظر آنے لگی، لیکن مجلس احرار نے ان کی یہ سازش خاک میں ملادی۔“

پنڈت جواہر لعل نہرو اپنی کتاب ”کچھ پرانے خطوط“ کے حصہ اول میں لکھتے ہیں کہ: علامہ اقبال نے اپنے ایک خط میں قادیانیت کو اسلام اور ملک دونوں کا غدار اور دشمن کہا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں احمدی، قادیانی، عقیدوں کے متعلق علامہ اقبال کے ایک مقالے کی اشاعت میں لکھنؤ کے ایک اخبار ”صدق“ نے یکم اگست ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھا کہ: ”علامہ اقبال کی اس حقیقت پر مبنی اور دلولہ انگیز مقالہ نے ہمالیہ سے راس کماری تک ہلچل مچادی، جس میں انہوں نے ختم نبوت کے فلسفیانہ پہلو کی قدرتی قانون پر منطبق کرکے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خدمت گزاری کا عظیم شرف حاصل کیا۔“ سیرۃ المہدی نامی کتاب میں مرزا بشیرالدین محمود قادیانی لکھتا ہے کہ: ”ملک کی نوتعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت (قادیانیت) کے خلاف جو زہر پھیلا اس کا بڑا سبب ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مخالفانہ پروپیگنڈا تھا۔“

قیام پاکستان کے بعد قادیانی و یہودی ملی بھگت اور سازشیں:

ڈاکٹر صفدر محمود کے مطابق بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی کی خاطر کئی معاہدوں، شرطوں پر مجبوراً دستخط کرنا پڑے۔ قائداعظم کے پاس وقت کم تھا اور کام زیادہ، انہوں نے غلامی پر اندھے، لنگڑے پاکستان کو ترجیح دی، ان کے لئے پروانہ خودمختاری کا ملنا ہی محرومی کا مداوا تھا، اس لئے کہ قائداعظم یہ سمجھ رہے تھے ان کی جیب میں کھوٹے سکے زیادہ ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ انگریز وائسرائے نے وزارت خارجہ کے سر ظفراللہ خان قادیانی کی تقرری کے لئے بے حد اصرار کیا تھا اور یہ دھمکی بھی تھی کہ اگر وزارت خارجہ کا قلمدان سر ظفراللہ خان قادیانی کو نہ دیا گیا تو اختیارات کی منتقلی نہیں ہوسکتی۔ اس تناظر میں قائداعظم اپنی خواہش کے مطابق حسین سہروردی کو وزیر خارجہ نہ بنا سکے اور سر ظفراللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا اور پھر جنرل ڈگلس گریسی کو مسلمان فوج کا کمانڈر انچیف اور سردار جوگندر ناتھ ہندو کو مسلمان ملک کا پہلا وزیر قانون بنایا گیا، جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ملک نام کے لحاظ سے اسلامی جمہوریہ ہی ہو، کیونکہ اس ملک کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں اسلام کے نام پر ہی دی تھیں اور انہیں یہ دلاسا دیا گیا تھا کہ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ قائم ہوگا اور اس پر ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کیا تھا، لیکن سازش کے تحت ایسے لوگوں کو اعلیٰ عہدوں اور اہم ذمہ داریاں دی گئی تھیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان قادیانی کا کردار پارلیمانی تاریخ کا منفی ترین کردار رہا، اس سلسلے میں مسلم لیگ کے ایک سینئر اسمبلی ممبر میاں افتخار الدین مرحوم کا اسمبلی کے فلور پر بیان بھی تاریخ کا حصہ ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ”جناب عالی! ہمارے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان کیا کررہے ہیں؟ یہ شخص لازمی طور پر برطانوی مفادات کا نگہبان بنا بیٹھا ہے، یہ شخص کشمیر کا کیس نہیں لڑ رہا بلکہ کشمیر کے مسئلہ کو مزید الجھا رہا ہے۔“ (میاں افتخارالدین کی تقاریر، مرتبہ عبداللہ ملک، ص:۲۰۶)

بھارت کے مشہور اخبار ”ہندوستان ٹائمز“ میں انڈیا کے سابق کمشنر سری پرکاش کی خودنوشت سوانح عمری میں جو کہ ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ: ”سر ظفراللہ خان نے اس کے سامنے مسٹر محمد علی جناح کو گالی دی اور کہا کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کا ہی نقصان ہوگا۔ آگے وہ لکھتا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ایک بار ملاقات میں میں نے اُس سے اس بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ میں اپنی بات پر آج بھی قائم ہوں۔“

مشہور صحافی نیر زیدی لکھتے ہیں کہ: ”جب کشمیر سے واپسی پر قائداعظم سے سوال کیا گیا کہ

قادیانیوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ تو قائداعظم نے جواب میں کہا کہ: میری رائے بھی وہی ہے جو کہ علماء کرام کی اور پوری امت مسلمہ کی ہے۔’’ جب پاکستان کے ممتاز صحافی جناب. مجید نظامی بیرون ملک کے دورے سے واپس لوٹے تو ان کا پہلا بیان یہ تھا کہ:’’بیرون ممالک میں پاکستان کے سفارت خانوں کو سرظفراللہ خان قادیانی نے قادیانیت کے اڈے بنایا ہوا ہے۔’’ظفراللہ خان قادیانی نے قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ:’’آپ مجھے مسلمان ملک کا کافر وزیر یا کافر ملک کا مسلمان وزیر سمجھیں۔’’

ایم ایم احمد، مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا تھا۔ ایوب خان کے دور حکومت میں پاکستان کا مضبوط ترین اور بااختیار بیوروکریٹ، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن، سیکریٹری فنانس، سیکریٹری کامرس اور صدارتی مشیر رہا۔ اسی کی معاشی ’’مہارت‘‘ کا نتیجہ تھا کہ پاکستان دولخت ہوا۔ مغربی پاکستان کے گورنر ایئر مارشل نور خان نے بھی ایم ایم احمد کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔ ایوب خان کو فرانس کی طرف سے (NPT-1968) بروقت ری پروسسنگ پلانٹ کو روکنا اور بھارت کے برعکس پاکستان کو ایٹمی طاقت سے محروم کرنا بھی، قادیانی سازش کا شاہکار ہے۔ علاوہ ازیں مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں کو فتح کا سال قرار دیا اور صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی خطرناک بات بھی منظر عام پر آنے لگی۔

(جاری ہے)

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتم المرسلیں ﷺ

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب‘ اے تو عالی نسب‘ اے تو والا حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنا! تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں‘ اے ابد کے حسیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

بزم کونین پہلے سجائی گئی‘ پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں‘ سید الآخریں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا‘ اس زمیں میں ہوا‘ آسماں میں ہوا
کیا عرب‘ کیا عجم‘ سب ہیں زیرِ نگیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی‘ تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہیٰ رہ گزر میں تری‘ قاب قوسین گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں‘ حق ہے تیرے قریں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی‘ زُلف تاباں حسیں رات معراج کی
لیلۃ القدر تیری منور جبیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰؐ، مجتبیٰؐ، تیری مدح و ثنا‘ میرے بس میں نہیں‘ دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں‘ لب کو یارا نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں‘ کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی‘ ہیں یہ صدیقؓ‘ فاروقؓ‘ عثمانؓ‘ علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؒ انفسِ دو جہاں‘ سرورِ دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں‘ تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس، لوئر دیر

ملک خداداد پاکستان میں ناموس رسالت قانون کا مذاق اڑایا گیا: شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا

آزادی اظہار رائے کے نام پر گستاخی کسی صورت برداشت نہیں: مفتی شہاب الدین پوپلزئی

منکرین ختم نبوت، ملک وملت کے غدار قادیانی پاکستان کے لئے سیکیورٹی ریسک ہیں: قاضی احسان احمد

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے: مولانا قاری اکرام الحق

لوئر دیر (محسن محمود مبارکزئی) ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد وہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین اسلام کی بلند وبالا عمارت قائم ہے۔ قرآن پاک میں ۱۰۰ سے زائد آیت مبارکہ اور ۲۱۰ احادیث نبویہ اس عقیدہ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے مختلف تحریکیں چلیں۔ جس میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکیں نمایاں شان رکھتی ہیں۔ جس میں ہزاروں سرفروشان اسلام نے جان کا نذرانہ دے کر گلشن ختم نبوت کی آبیاری کی۔ اس سلسلے میں ۷رستمبر ۱۹۷۴ء کا دن امت مسلمہ کے لئے خصوصاً مملکت خداداد پاکستان کے لئے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

ہر سال سرزمین پاکستان پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے تجدید نو کے لئے اجتماعات کا منعقد کئے جاتے ہیں۔ ملک کے کونے کونے میں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کی تنظیم نے بھی اس عظیم مشن میں حصہ ڈالنے کے لئے ایک اجلاس طلب کیا اور ضلعی سطح پر ۴رنومبر ۲۰۱۸ء کو دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے ۱۷ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل بلامبٹ کے امیر مفتی عمر حبیب کو پنڈال کی نگرانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے ناظم اطلاعات محسن محمود مبارکزئی کو میڈیا اور انتظامیہ ترجمان کی ذمہ داری دی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل میدان کے امیر مولانا سمیع اللہ کو استقبالیہ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اربن کونسل تیمرگرہ کے امیر مفتی فرمان اللہ کو سیکورٹی کے انتظامات سونپ دیئے گئے۔ سوشل میڈیا پر کانفرنس کی تشہیر و اشاعت کی ڈیوٹی نوجوان عالم دین مولانا بلال نے سرانجام دی۔ مہمانوں کے قیام وطعام کی ذمہ داری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے سیکرٹری فنانس مولانا غنی الرحمن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تیمرگرہ کے امیر مولانا حاجی محمد کے حوالہ کی گئی جناب خالد، مفتی بخت سردار، مولانا عبداللہ، محمد سعید اور دیگر نے معاونت کی۔

کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے لوئر دیر کی تمام تحصیل اور یونین کونسل سطح پر ۲۲ بڑے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے کی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوچ کے زیر اہتمام ۷رستمبر کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس قابل ذکر ہے جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ادینزئی کے امیر مولانا رشید خان حقانی نے کی۔ مہمان خاص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے امیر قاری اکرام الحق، ضلعی امیر مولانا عمران خان، ضلعی میڈیا ترجمان محسن محمود مبارکزئی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ چیخو یونٹ کے زیر انتظام ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ادینزئی کے امیر مولانا رشید خان حقانی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گورنمنٹ ڈگری کالج گل آباد یونٹ نے بھی کالج کے سیمینار ہال میں عظیم الشان ختم

نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔جس کی صدارت کالج صدر حمداللہ نے کی ،مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے میڈیا ترجمان محسن محمود مبارکزئی تھے۔یونین کونسل بانڈہ گئی کے زیر اہتمام پیٹو درہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔سرپرستی شیخ الحدیث مولانا شیر عالم مدظلہ نے کی۔صدارت یونٹ صدر مولانا تمکین مدظلہ نے کی۔اس کے علاوہ یونین کونسل اوچ غربی، چکدرہ، تازہ گرام، شوہ، گدر، اربن کونسل تیمرگرہ، سیاردرہ، بانڈہ گئی، تالاش، منڈا، ثمر باغ، بلامبٹ اور ضلع کے مختلف مقامات اور مساجد میں ختم نبوت اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سینکڑوں عشاق ختم نبوت نے شرکت کی۔جس نے ضلعی کانفرنس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔

۴ر نومبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تیمرگرہ کے وسیع وعریض میدان ریسٹ ہاؤس گراؤنڈ پر دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس کا آغاز صبح ۹ بجے ہوا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی میڈیا ترجمان محسن محمود مبارکزئی نے ادا کیے۔مشہور ومعروف قاری قمر زمان نے تلاوت کی، ثناخواں مولانا نادر شاہ نے حمد ونعت پیش کی۔عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی نگرانی ضلعی سرپرست شیخ الحدیث مولانا فضل وہاب صاحب نے کی، جبکہ مفتی مجیب الرحمٰن مدظلہ کی سرپرستی میں اس عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس میں مرکزی، صوبائی اور ضلعی قائدین سمیت لوئر دیر کے تمام سیاسی، سماجی حلقوں، وکلاء برادری، اساتذہ تنظیموں، سول سوسائٹی اور مذہبی راہنماؤں نے شرکت کی۔

اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔اجتماع ’’تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، آسیہ ملعونہ کو پھانسی دو، حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے‘‘ کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ وقفے وقفے سے ضلع مختلف تحصیلوں، یونین کونسل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق قافلوں کی صورت میں جلسہ گاہ پہنچتے رہے۔خوبصورت پینافلیکس، بینرز سے جلسہ گاہ کو سجایا گیا تھا۔ریسٹ ہاؤس گراؤنڈ عاشقان ختم نبوت سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔مقررین کے خطابات کے دوران اجتماع میں موجود مسلمان ناموس رسالت ؐ پر مرمٹنے کا عزم اور وعدہ کررہے تھے۔سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف شدید غم وغصہ اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رقت آمیز مناظر تھے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ ملک خداداد پاکستان میں ناموس رسالت قانون کا مذاق اڑایا گیا۔اس شرمناک فعل میں ملوث عناصر ،ججز کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ چلایا جائے۔گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کو پھانسی دی جائے۔ملعونہ کی رہائی کا فیصلہ توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔ جب تک مجرمہ کو کیفرکردار تک نہیں پہنچایا جاتا، تحریک جاری رہے گی۔شاہین ختم نبوت نے کہا کہ توہین رسالت قانون میں ترمیم یا تبدیلی کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔قادیانی اس وقت ملک کے لئے زہر قاتل ہیں اور ملک میں انارکی پھیلا رہے ہیں۔قادیانیوں کی ناپاک چالوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ آزادی اظہار رائے کے نام پر گستاخی کسی صورت برداشت نہیں۔ ملک خداداد پاکستان کا آئین بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ آقائے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جائے۔مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے واشگاف الفاظ میں فرمایا تھا کہ قادیانی ملک اور ملت کے غدار ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ حکومت آئین اور قانون کے باغیوں کا محاسبہ کرے۔ملک خداداد پاکستان کے غیور مسلمان آئین اور قانون کے تحفظ کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے مضامین کو شامل کیا جائے۔ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کراچی کے اسکالر مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ منکرین ختم نبوت، ملک و ملت کے غدار قادیانی پاکستان کے لئے سیکورٹی رسک ہیں۔اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور فارغ کیا جائے۔حکومت ان کی منفی سرگرمیوں کو روک دے۔تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی شہ رگ

کی حیثیت رکھتا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے آئین کے مطابق جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عمل درآمد کیا جائے۔ تاکہ قادیانیوں کے منفی عزائم کا بروقت اور فوری خاتمہ ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان کے امیر قاری اکرام الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی دیمک کے طرح اسلام کو چاٹ رہے ہیں، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے صلاحیتیں بروئے کار نہ لاسکے تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکے۔ اسمبلی میں حلف نامے میں تبدیلی کے حوالے سے کوشش کرنے والے افراد کو بے نقاب کیا جائے آئین اور قانون پاکستان کی رو سے مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ کانفرنس کی قرارداد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لوئر دیر کے ضلعی اسکالر مفتی عرفان الدین نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے مہمانوں، انتظامیہ اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ مداح رسول مولانا نادرشاہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے قاضی فضل اللہ روغانی، شیخ الحدیث مولانا غلام نبی، ضلعی سرپرست مفتی مجیب الرحمٰن، تنگی باباجی، مفتی عمر حبیب، مفتی فرمان اللہ سمیت عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، مسلم لیگ (ن) کے قائدین نے شرکت کی۔

☆☆..................☆☆

میرے پیارے دادا جانؒ

قاضی محمد ابن مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن جناب قاضی فیض احمد صاحبؒ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے والد گرامی اور میرے دادا جان اپنی ۹۲ سالہ زندگی گزارنے کے بعد اپنے چار بیٹوں، چار بیٹیوں اور ہزاروں چاہنے والوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اپنی وفات سے قبل نماز ظہر کا وقت آیا تو فرمایا کہ مجھے گھر لے چلو گھر جا کر نماز ادا کرنی ہے، لیکن وہ دراصل اپنے دنیاوی گھر تو نہیں بلکہ اپنے حقیقی گھر چلے گئے۔ میرے دادا جی مجھ ناکارہ سے بہت پیار و محبت کا معاملہ کرتے تھے۔ میرے والد محترم جناب قاضی احسان احمد صاحب جب بھی اپنے تبلیغی سفر کے بعد دادا جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو میرے لئے ہمیشہ انعام بھیجا کرتے اور ہر دوسرے دن مجھ سے فون پر بات کرنے کی خواہش کرتے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے دس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا تو دادا جان اس پر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریب تکمیل قرآن منعقد کی اور مجھے بہت پیار اور دعاؤں سے نوازا۔ اسی طرح رمضان میں قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل ہوئی تو اس پر بہت خوش ہوئے اور خوب دعائیں دیں اور امسال ہی میں نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا تو دادا جان سے ذکر کیا تو بہت خوش ہوئے اور کہا: مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ کسی کو کیا پتا تھا کہ ان کے یہ آخری ایام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی امانت تھی اللہ نے لے لی اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کل نفس ذائقة الموت“ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اکابرین دیوبند سے عقیدت ومحبت کا یہ حال تھا کہ جب بھی حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ یا کوئی بزرگ تشریف لاتے تو بہت خوش ہوتے اور اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں بھی بلاناغہ شرکت فرماتے اور سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر بھی ہر سال تشریف لے جاتے۔ امسال بھی ضعف وعلالت کے باوجود کانفرنس میں جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی خواہش پر اپنے صاحبزادے یعنی میرے ابو قاضی احسان احمد صاحب کو جماعت ختم نبوت کے لئے وقف کیا تھا۔ میرے دادا حضور قاضی فیض احمد صاحبؒ نے اپنی زندگی میں شاید ہی کوئی نماز چھوڑی ہو اور روزے کا بھی یہ ہی حال تھا، یہاں تک کہ آخری عمر میں ضعف وعلالت کے باوجود شوال کے روزوں کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عبادات کو محض اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور کمیوں، کوتاہیوں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائے۔ ۳؍صفر المظفر ۱۴۴۰ھ دوپہر کے وقت انتقال فرماگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آبائی قبرستان میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ میرے دادا جی سمیت تمام امت مسلمہ کے مرحومین کی مغفرت فرمائے اور سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

REGD.SS.160

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی زندگی کے مختلف گوشوں کا
احاطہ کرتی ایک مختصر سوانح حیات

تذکرہ

شہیدِ اسلام
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب: شاہینِ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ضخامت: 407 صفحات — رعایتی قیمت: 150 روپے

ملنے کا پتہ:

دفترعالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ایم اے جناح روڈ، کراچی

رابطہ نمبر: 0213-2780340 / 0213-2780337